اہل سنت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت

مؤلف: میثم عباس قادری رضوی

اس کتاب میں آپ ملاحظہ کریں گے کہ ماضی میں دیوبندیوں کی تکفیر پر اہلِ سنت و جماعت کو مطعون کرنے والے غیر مقلد وہابی علماء نے اکابرِ دیوبند کی متنازعہ عبارات کو گستاخانہ قرار دے کر اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنّت مجددِ دین وملت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی تائید کر دی ہے۔

اہلِ سُنّت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت

مؤلف

میثم عباس قادری رضوی

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی حنیف خان رضوی مدظلہ العالی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف

ناشر

جماعت رضائے مصطفیٰ

شاخ اورنگ آباد، مہاراشٹر

سلسلہ اشاعت نمبر:۸

نام کتاب	:	اہلِ سُنّت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت
مؤلف	:	میثم عباس قادِری رضوی
طبع اول	:	۲۰۱۳ء/ ۱۴۳۴ھ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور
صفحات	:	64
تعداد	:	1100
قیمت	:	

فہرست

تقاریظ علمائے اہلِ سُنّت و جماعت

انکشافِ حقیقت

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی حنیف خان رضوی **مدظلہ العالی**
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم

متحدہ ہندو پاک میں وہابیت کا پودا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے ذریعے کاشت کیا، جس میں خود ساختہ توحید کے ذریعے محبوبان خدا انبیاء ومرسلین اور اولیاء وصالحین کی شانوں میں وہ کلمات خبیثہ لکھے جو کبھی مسلمانوں نے سوچے بھی نہیں ہوں گے کہ کوئی مسلمان کہلانے والا ایسا بھی بک سکتا ہے۔ بلکہ حضور سید المرسلین **علیہ التحیۃ والتسلیم** کی شان اقدس میں بھی وہ نازیبا جملے لکھے جو صریح کفریات پر مشتمل ہیں ،کہیں حضور کے علم غیب کا انکار تو کہیں حیات النبی کی تردید، کہیں ان کو گاؤں کے چودھری اور بڑے بھائی جیسی اہمیت دی اور کہیں آپ کے مثل سیکڑوں ممکن الوجود ہونے کا قول کیا، غرض کہ صحابہ کرام **رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین** کے مقدس دور سے لے کر تیرھویں صدی تک اساطین ملت جن عقائد حقہ اور پاکیزہ معمولات کی تعلیمات سے امت مسلمہ کو روشناس کراتے آئے تھے ان سب کو نہایت بے باکی کے ساتھ اس کتاب میں شرک وبدعت لکھ دیا ،اور خواص وعوام سب کو مشرک وبدعتی بنا ڈالا۔ لہٰذا یہ کتاب مسلمانوں کی ایمانی قوت کو مضبوط ومستحکم تو کیا بناتی اس نے تو ایمان کو فوت کرنے کا سامان فراہم کیا، اسی لیے اہل حق نے اس کا نام ''تقویۃ الایمان'' کے بجائے ''تفویۃ الایمان'' رکھا۔ اور بلاشبہ یہ کتاب ایسی ہی ہے جس

نے نہ جانے کتنوں کے ایمان کو ملیا میٹ کر دیا۔

اسی کتاب میں ایک جگہ لکھا کہ ''اس اللہ کی تو یہ شان ہے کہ چاہے تو ایک آن میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے سیکڑوں پیدا کر ڈالے''۔ اس جملہ کا مطلب غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی سے اس وقت پوچھا گیا جب وہ بلند شہر کے علاقے میں تقریریں کرتے پھر رہے تھے، تو آں جناب نے جواب میں حضرت عبد اللہ بن عباس کی طرف منسوب وہ حدیث سنا دی جس میں اس زمین کے سوا باقی چھ زمینوں میں مخلوق خدا کے رہنے بسنے اور ان کی ہدایت کے لیے حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تمام نبیوں کے مثل چھ چھ افراد رہنے کا ذکر ہے، لہٰذا حضور اقدس **صلی اللہ تعالی علیہ وسلم** کے زمانہ میں بھی آپ جیسے چھ مثل موجود تھے۔

حضور حافظ بخاری حضرت علامہ شاہ سید عبد الصمد صاحب قبلہ بیان فرماتے ہیں:

''اصل ماجرا یہ ہے کہ چند سال پیشتر مولوی نذیر حسین صاحب ضلع بلند شہر میں بہ تقریب دورہ وارد ہوئے اور عوام کو بہکایا اور سمجھایا کہ حدیث شریف سے موجود ہونا اُمثال آں حضرت **صلی اللہ تعالی علیہ وسلم** کا ثابت ہے، جب یہ خبر وہاں مشہور ہوئی تو اہل علم نے حال اس حدیث کا ان لوگوں سے بیان کیا، انھوں نے مولوی نذیر حسین صاحب سے کہا۔ مولوی صاحب نے سن کر سکوت کیا''۔

(افادات صمدیہ، ص ۵)

آگے کے واقعات نہایت تفصیل طلب ہیں، اجمالاً یہ ہے کہ میاں نذیر حسین کی بیان کردہ حدیث کا حال وہ تو نہ بتا سکے مگر سہسوان ضلع بدایوں کے مولوی امیر حسن اور ان کے بیٹے مولوی امیر احمد سہسوانی نے اس کے ثبوت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا اور آخر کار حافظ بخاری سے سہسوان ہی میں اس موضوع پر مباحثہ ہوا جس میں امیر حسن وغیرہ کو منہ کی کھانی پڑی اور کوئی حتمی ثبوت فراہم نہ کر سکے، اس کے بعد یہ مسئلہ بدایوں پہنچا اور تاج الفحول سے شیخوپورہ کے مقام پر مناظرہ ہوا جس میں امیر احمد کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ شومی قسمت سے

بریلی میں مقیم مولوی احسن نانوتوی نے اس مسئلہ کو خوب ہوا دی اور اپنی تقریروں سے پورے بریلی شہر کی فضا کو مکدر کر دیا۔ یہ زمانہ سیدنا اعلیٰ حضرت کے والد ماجد رئیس الاتقیاء علامہ نقی علی خاں **علیھما الرحمۃ والرضوان** کا تھا، آپ نے بھی اس کا بھرپور تعاقب کیا اور ''اصلاح ذات بین'' کے نام سے ایک اشتہار دے کر نانوتوی کے فتنہ کو ٹھنڈا کر دیا، نتیجہ کے طور پر نانوتوی صاحب کو یہاں سے بھاگتے ہی بنی، بے چارہ مولوی احسن اپنا ایمان برباد کر کے اپنی جان بچا کر تو یہاں سے چلا گیا مگر آگے چل کر نہ جانے کتنے لوگوں کے ایمان کی تباہی کا سامان کر گیا۔ یہی احسن نانوتوی ہے جس کے ساتھی مولوی قاسم نانوتوی تھے، انھوں نے اپنے ساتھی کی حمایت کا بیڑا اٹھایا اور دوستی کا حق ادا کرتے ہوئے ''تحذیر الناس'' لکھ ڈالی جس میں خاتمیت محمدی کا کھلے الفاظ میں انکار کر کے اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور یہ سب کچھ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی مذکورہ بالا ایک لائن کی عبارت کا شاخسانہ ہے جس نے یہاں تک آگ لگائی۔

اسی طرح تقویۃ الایمان میں علم غیب رسول کے انکار کا شوشہ چھوڑا گیا تو بعد میں مولوی اشرف علی تھانوی نے کھلی گستاخی کا ارتکاب کرتے ہوئے حضور اقدس ﷺ کے علم غیب کو جانوروں اور پاگلوں کے علم جیسا لکھ ڈالا۔ یہی حال مولوی اسمٰعیل دہلوی کی اتباع میں مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی کا ہوا کہ ان دونوں نے امکان کذب الٰہی کا قول بلکہ وقوع مان لیا، اور اپنی رسوائے زمانہ کتاب ''براہین قاطعہ'' میں شیطان کے علم کو حضور اقدس **صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم** کے علم سے وسیع تر مانا اور جو حضور کے علم کو شیطان کے علم سے زیادہ مانے اسے مشرک بتا کر گستاخان رسول کی صفِ اول میں سب پر فوقیت حاصل کی۔

ان گندی اور گھناؤنی عبارتوں کو ایک اَن پڑھ مسلمان بھی جب سنتا ہے تو بے ساختہ اپنے کانوں پر ہاتھ دھر لیتا ہے۔ آج بے شمار مسلمان وہ ہیں جن کے سامنے دیوبندیوں کی یہ خبیث عبارتیں نہیں، اسی لیے وہ ان کے ظاہری جبہ و دستار سے متاثر ہو کر ان کو سچا پکا مسلمان جانتے ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ بالکل عام فہم انداز میں ان کے کفریات اور خدا ورسول کی شان میں ان کی گستاخیاں طشت از بام کی جائیں تاکہ امت مسلمہ کے بہت سے وہ افراد جو ان کے ظاہری تقدس سے فریب خوردہ ہیں وہ حقائق کے اجالے میں آجائیں۔

محبّ گرامی قدر عالی جناب میثم عباس صاحب نے جہاں ان عبارتوں کو واضح انداز میں پیش کر کے مسلمانوں کو دیوبندیوں کی حقیقت اور ان کی خبیث گستاخانہ طبیعت سے آگاہ کیا ہے وہیں ایک منفرد کام یہ بھی کیا ہے کہ دیوبندیوں کے "علاتی بھائی" غیر مقلدین کی طرف سے جو ان عبارت کی تردید، تجزیہ اور حکم بیان کیا گیا ہے اس کو بھی آشکار کر دیا ہے۔ یعنی دیوبندیوں کے مذکورہ بالا عقائد اتنے گندے ہیں کہ ان کی بہت سی گندگیوں میں ہم نوالہ وہم پیالہ رہنے والے غیر مقلدین بھی ان عبارات کو کفریہ مانتے ہیں اور ضروریات دین کے انکار پر مشتمل ٹھہراتے ہیں۔

بلاشبہ یہ جناب میثم عباس صاحب کی ایک اہم کاوش ہے جس کے ذریعہ یہ واضح ہوگا کہ اہلِ سنت وجماعت کسی کو بلاوجہ کافر نہیں قرار دیتے بلکہ اس کے پیچھے وہ حقائق ہوتے ہیں جو مخالفین بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، **والحق یعلو ولا یعلٰی**۔

اللہ رب العزت **جل جلالہ وعم نوالہ** اس کتاب کو قبول عام بخشے اور خاص طور پر فریب خوردہ اور سادہ لوح مسلمانوں کے لیے منارۂ نور بنائے اور پیغام حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین**۔

محمد حنیف خان رضوی
خادم الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف

خلیفہ حضرت تاج الشریعہ مفتئ اعظم اُترا کھنڈ

فاضلِ اجل حضرت علامہ مولانا مفتی ذوالفقار خان نعیمی مدظلہ العالی

الحمد للہ کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد! محب گرامی وقار محترم میثم عباس قادری صاحب کی زیر نظر کتاب بنام "اہلِ سنت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت" کو طائرانہ نظر سے دیکھا **ماشاء اللہ** اپنے موضوع پر منفرد کتاب ہے موصوف محترم نے کافی محنت وجد و جہد سے اس کتاب پر کام کیا ہے۔ **"حُسَامُ الْحَرَمَین عَلٰی مَنْحر الْکُفر وَالْمَیْن"** دیوبندی مکتبہ فکر کے اکابر علماء کی کفریات ومزخرفات پر مشتمل حرکات پر علماء حرمین شریفین کی جانب سے جاری کردہ حکم کفر کی مضبوط اور معتبر و مستند دستاویز ہے۔ ۱۳۲۴ ہجری میں "حسام الحرمین" کی اشاعت ہوئی آج اس کی اشاعت کو ۱۱۱ سال کا عرصہ گزر گیا، اس کی حقانیت وصداقت پر اہلِ سنت کا بالکلیہ اتفاق ہے موصوف نے نئی جہت اور نئے انداز سے "حسام الحرمین" کی تائید میں دیوبندی مکتبہ کی ہم فکر وہم عقیدہ وہابی جماعت کے علماء کی کتب سے عبارات پیش کر کے جو سعی فرمائی ہے اور اس کی صداقت پر وہابی جماعت کے نامور علماء کی تائیدی مہر لگانے کا جو کام سرانجام دیا ہے وہ یقینا قابل تعریف ہے۔ موصوف اس پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مولیٰ پاک سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک کے طفیل موصوف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور کتاب کو قبولِ عام سے مشرف فرمائے۔

خاکسار

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

خادم نوری دارالافتاء، مدینہ مسجد محلہ علی خاں، کاشی پور، اتراکھنڈ، انڈیا

خلیفہ مجاز حضرت سیدی تاج الشریعہ وخانقاہِ عالیہ قادریہ واحدیہ چشتیہ، بلگرام شریف حضرت علامہ

مولانا مفتی راحت خان قادری شاہجہانپوری **مدظلہ العالی**

حق وصداقت کی آواز بلند کرنے والوں کے خلاف آج بھی پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے جو کسی کے کفری قول کو کفر یا گمراہ کن ہفوات کو گمراہ کہہ دے اسی پر تشدد کا الزام لگا کر اس کے متشدد ہونے کا راگ الاپا جاتا ہے۔ ماضی قریب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی **قدس سرہ** نے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کے سبب دلائل وبراہین کے ذریعہ ان کا رد کیا اور اپنے ہم عصر علمائے کرام کے ساتھ باتفاق علمائے حرمین شریفین دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کی وجہ سے ان کے کافر ہونے کا فتوی دیا۔ بجائے اس کے کہ دیوبندی اپنی کفریہ عبارتوں سے توبہ کرتے وہ اسی پر اڑے رہے اور اپنی کالی کرتوتوں کو چھپانے کے لیے اہل سنت وجماعت کو متشدد اور تکفیری گروہ وغیرہ کہنے لگے۔

حق سر چڑھ کے بولتا ہے، اس کی گواہی جانے انجانے میں دشمن بھی دے دیتا ہے "**الحق ما شهدت به الأعداء**" اعلیٰ حضرت امام احمد رضا **قدس سرہ** نے جن کفری عبارات کے سبب دیوبندیوں کو کافر کہا تھا ان کفریہ عبارتوں کو وہابیوں نے بھی کفر ہی قرار دیا ہے اس کو آفت جانِ دیوبندیت، محب محترم، گرامی قدر جناب میثم عباس قادری رضوی نے انہیں کی کتابوں سے مضبوط اور ٹھوس دلائل کے ساتھ بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ "**حُسَامُ الْحَرَمَيْن عَلٰى مَنْحرِ الْكُفْر وَالْمَيْن**" کی حق وصداقت کی تصدیق وہابیوں کی کتابوں سے بھی ہوتی ہے۔ یقیناً کتاب انوکھی اور دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ مفید مضمون پر مشتمل ہے جو زلزلہ کی یاد تازہ کرتی ہے۔ اللہ تعالی موصوف کو بہتر جزا عطا فرمائے۔

محمد راحت خاں قادری شاہجہانپوری

بانی وناظم دار العلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

۱۳ صفر المظفر ۱۴۳۷ھ بروز جمعرات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مؤلف

تمام تعریفیں حق **سبحانہ تعالیٰ** کے لیے ہیں جو اس کائنات کا رب ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، وہ خدائے بزرگ و برتر اپنے بندوں پر نہایت شفیق ہے، اُس کا بے پایاں کرم ہے کہ ہمیں حضور **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم** کی اُمت بنایا۔

کچھ سال قبل اکابرِ دیوبند کی گستاخانہ عبارات کے رد میں غیر مقلدین کی کتب کے کچھ حوالہ جات مطالعہ میں آئے تو راقم نے اس وقت جناب سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب کو اس مقصد کے لئے پیش کر دیے کہ وہ اپنی زیرِ تالیف کتاب ''ختم نبوت اور تحذیر الناس'' میں شامل کرلیں، اب یہ کتاب شائع ہو چکی ہے اور اس کے صفحہ **460** سے صفحہ **464** تک یہ حوالہ جات شامل ہیں۔ بعد ازاں اس موضوع پر مزید حوالہ جات راقم کی نظر سے گذرے، جس کے بعد فیصلہ کیا کہ ان سب حوالہ جات کو الگ سے کتابی شکل میں جمع کر دیا جائے، راقم کی یہ تالیف ۲۰۱۳ عیسوی/ ۱۴۳۴ ہجری میں اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنّت مجددِ دین و ملت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معرکۃ الآراء باطل شکن تالیف **"حُسَامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْن"** کے ساتھ پہلی دفعہ لاہور سے شائع ہوئی، اب **۲۰۱۶** عیسوی/ **۱۴۳۷** ہجری میں ترمیم اور مزید حوالہ جات کے اضافات کے ساتھ دوبارہ شائع ہو رہی ہے۔

اس کتاب پر مناظرِ اسلام حضرت علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی **مدظلہ العالی** (گوجرانوالہ) نے مبسوط مقدمہ تحریر فرمایا تھا، جس کا اصل مسودہ اس کتاب کے ناشرِ اوّل کو طبع ثانی میں شامل کرنے کے لیے دے دیا، لیکن موصوف کی لاپرواہی سے وہ مقدمہ گم

ہوگیا اور اس طباعت میں شامل نہیں ہوسکا، جس کا بہت افسوس ہے۔

وہابی نجدی علماء کی عربی کتب کے اقتباسات کے اردو مفاہیم پر نظرِ ثانی واصلاح حضرت مولانا مزمل رضا قادری **مدظلہ العالی** نے فرمائی، جس کے لیے ان کا مشکور ہوں۔ اس کتاب میں غیر مقلد علماء کی کتب سے نقل کردہ اقتباسات میں قوسین ( ) میں شامل الفاظ بھی انہیں کے ہیں۔

ایک اہم اعلان: میری اپنی تحریر یا میری مرتب کردہ کتاب میں اگر کسی ایسی بات کی نشان دہی ہو جو مسلکِ اہلِ سُنت و جماعت بالخصوص اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مجددِ دین وملت مولانا الشاہ مفتی احمد رضا خان قادری فاضلِ بریلوی **رحمۃ اللہ علیہ** کے مسلک کے خلاف ہو تو میں اس سے پیشگی رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے خدمتِ دین کی توفیق دیے رکھے، اسلام پر زندہ رکھے اور اسلام پر ہی موت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم

میثم عباس قادری رضوی، لاہور، پاکستان

massam.rizvi@gmail.com

اما بعد! وہ قارئین جو سُنّی دیوبندی اختلاف کی حقیقت سے ابھی تک آگاہ نہیں ہیں اُن کی معلومات کے لیے علمائے دیوبند کی وہ گستاخانہ عبارات جن کی وجہ سے علمائے حرمین شریفین وعلمائے ہندوستان نے ان کو کافر قرار دیا تھا، پیش کی جارہی ہیں تاکہ اس کتاب کا پس منظر سمجھنے میں آپ کو کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔

☆ دیوبندی مذہب کے امام مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کو عوام کا خیال قرار دیتے ہوئے لکھا:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے''۔

(تحذیر الناس صفحہ 4، 5 مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی، ایضاً صفحہ 41 ادارہ العزیز، نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ، کھوکھر کی، گوجرانوالہ)

☆ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی دوسری عبارت ملاحظہ کریں جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی نبی کے وجود کو ختم نبوت کے منافی نہ قرار دیتے ہوئے لکھا:

> ''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''۔

(تحذیر الناس صفحہ 18، مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی، ایضاً صفحہ 65، ادارہ العزیز، نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ سیالکوٹ روڈ، کھوکھر کی، گوجرانوالہ)

☆ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے یہاں تک لکھ دیا کہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو آپ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئے گا، عبارت ملاحظہ کیجیے:

''بلکہ اگر بالفرض بعدِ زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔

(تحذیر الناس صفحہ ۳۴ مطبوعہ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی۔ ایضاً صفحہ ۸۵ مطبوعہ ادارہ العزیز، نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ، کھوکھر کی، گوجرانوالہ)

نانوتوی صاحب کی یہ تینوں عبارات اپنی جگہ مستقل کفر ہیں۔

☆ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی اور مولوی رشید احمد گنگوہی نے ''براہین قاطعہ'' میں لکھا کہ شیطان و مَلَکُ الموت کے لیے علم کا وسیع و زائد ہونا تو نص یعنی آیتِ قرآنی اور حدیثِ نبوی سے ثابت ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم کا وسیع و زائد ہونا کسی نص یعنی کسی آیت، کسی حدیث سے ثابت نہیں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم کا وسیع ہونا نصوصِ قطعیہ کے خلاف اور شرک ہے، عبارت ملاحظہ کیجیے:

''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔

(براہین قاطعہ صفحہ 55 مطبوعہ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی)

☆ مولوی عبد الرؤف جگن پوری دیوبندی نے بھی ''براہینِ قاطعہ'' کی عبارت کی توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے۔ اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے''۔

(براۃ الابرار صفحہ 57، مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور۔ ایضاً صفحہ 57، مطبوعہ تحفظ نظریاتِ دیوبند، اکادمی پاکستان۔ اگست 2012ء)

یعنی دیوبندی مذہب کے مطابق حضرت مَلَکُ الموت اور شیطان مردود نصِ قطعی سے

اللہ کے شریک ہیں۔ **(نعوذ باللہ من ذالک)**

☆ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے پہلے مولوی اسماعیل دہلوی کی اتباع کرتے ہوئے مسئلہ امکانِ کذب اپنایا، پھر اس کے بعد مزید پیش قدمی کرتے ہوئے اپنے ایک فتوی لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"جو اللہ تعالیٰ کو کاذِب بالفعل کہے اسے گمراہ و فاسق نہ کہا جائے کیونکہ پہلے ائمہ کا بھی یہی مذہب تھا اس شخص سے فقط تاویل میں غلطی ہوئی ہے"

یعنی **نعوذ باللہ** اللہ تعالیٰ کے لیے وقوعِ کذب کا عقیدہ گڑھا اور جھوٹ بولتے ہوئے پچھلے ائمہ پر تھوپ دیا۔ مولوی رشید گنگوہی دیوبندی کی زندگی میں اس فتوے کا رد ہوا لیکن جناب نے اپنے اس فتوے سے انکار نہیں کیا۔ گنگوہی صاحب کے اس قلمی فتوے کا عکس قدیم علمائے اہلِ سنت کے پاس موجود تھا۔ مولانا غلام مہر علی گولڑوی نے ۱۹۵۶ء میں اپنی کتاب "دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ" اپنے "کتب خانہ مہریہ، مسجد نور، منڈی چشتیاں شریف، پاکستان" سے شائع کی۔ اس کتاب میں گنگوہی صاحب کے اس قلمی فتوی وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کا عکس صفحہ ۳۲۶ کے ساتھ شائع کیا، اس طباعت میں یہ فتویٰ پڑھا جا سکتا ہے۔ (راقم کے پاس "دیوبندی مذہب" کا یہ قدیم نسخہ موجود ہے) اس کے بعد لاہور سے پہلے "مکتبہ حامدیہ" اور پھر "ضیاء القرآن" نے کتاب "دیوبندی مذہب" کو شائع کیا، لاہور کے مطبوعہ نسخہ کا عکس کچھ عرصہ قبل کراچی سے طبع ہوا ہے۔ لیکن ان سب طباعتوں میں "فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ" کا عکس پڑھے جانے کے قابل نہیں ہے۔ حضرت شارح بخاری علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بھی یہ فتویٰ موجود تھا۔ آپ اپنی کتاب "چراغِ ہدایت بجواب چراغِ سُنّت" میں مولوی فردوس علی قصوری دیوبندی کا رَد کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"اور اب رہا یہ کہ کیا مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہیں یہ لکھا ہے کہ "خدا نے جھوٹ بول دیا اور وقوعِ کذب کے معنیٰ درست ہو گئے" تو اس کے متعلق عرض

ہے کہ جلدی نہ کیجیے اپنے موقع پر یہ بات بھی آ جائے گی۔ اگر ہم اس کے دستخطی فتویٰ کا فوٹو نہ دِکھا سکیں گے تو ہم جھوٹے اور اگر دِکھا دیں تو کم از کم اہلِ قصور مصنف "چراغِ سُنّت" کو تو جھوٹا کریں اور ہماری صداقت کا اعتراف کروائیں۔"

(چراغِ ہدایت صفحہ ۴۹ مطبوعہ مکتبہ رضوان، گنج بخش روڈ، لاہور۔ طبع اوّل ۱۹۸۹ء)

فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے مدلل رد کے لیے اعلیٰ حضرت امام اہلِ سُنّت مجددِ دین وملت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قصیدہ مبارکہ "الاستمداد علی اجیال الارتداد" کی حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مولانا مصطفی رضا خان نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریر فرمودہ شرح بنام "کشفِ ضلالِ دیوبند" صفحہ ۲۵ اور صفحہ ۹۱ تا ۹۴ (مطبوعہ مطبع اہلِ سنت وجماعت، بریلی۔ ایضاً صفحہ ۵۹، ۶۰ اور ۱۷۳ تا ۱۷۷ نوری کتب خانہ، بازار داتا صاحب، لاہور۔ ایضاً صفحہ ۴۵، ۴۶ اور ۶۵ تا ۶۹ مطبوعہ مدرسہ قادریہ، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، بمبئی) اور حضرت شارح بخاری نائب مفتیٔ اعظم ہند مولانا شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "سُنّی دیوبندی اختلافات کا منصفانہ جائزہ" صفحہ ۱۳۱ تا ۱۵۱ مطبوعہ "دائرۃ البرکات، گھوسی، مئو۔ یوپی" ملاحظہ کریں۔ (کچھ عرصہ قبل پاکستان میں فرید بک اسٹال، اردو بازار، لاہور نے یہ کتاب "تحقیقات" کے ساتھ شائع کر دی ہے۔ فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے متعلق بحث کے مطالعہ کے لیے اس کے صفحات ۳۴۸ تا ۳۶۷ ملاحظہ کریں)

☆ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شدید گستاخی کرتے ہوئے آپ کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا:

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

(حفظ الایمان صفحہ ۸، مطبوعہ مطبع علیمی، دہلی۔ ایضاً صفحہ ۱۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی۔ ایضاً صفحہ ۱۳ مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، ملتان)

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سُنّت مجد دِ دین وملت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اکابرِ دیوبند کی کتب ''تحذیر الناس''، ''براہینِ قاطعہ''، ''حفظ الایمان'' اور فتویٰ وقوعِ کذب علمائے حرمین شریفین کی خدمت میں پیش کیا۔ علمائے حرمین شریفین نے ان گستاخانہ عبارات کو ملاحظہ کرنے کے بعد اپنے فتاویٰ میں دیوبندی اکابر کو کافر قرار دے دیا۔ یہ فتاویٰ ملاحظہ کرنے کے لیے **"حُسَّامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْن"** کا مطالعہ کریں۔ بعد ازاں امام المناظرین فاتح مذاہبِ باطلہ شیر بیشۂ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حشمت علی خان لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متحدہ ہندوستان کے علما کی بارگاہ میں تکفیرِ دیوبندیہ کے متعلق استفتا پیش کر کے **"حُسَّامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْن"** کے لیے تصدیقات حاصل کیں اور مبارک کتاب **"اَلصَّوَارِمُ الْھِنْدِیَۃُ عَلٰی مَکْرِ شَیَاطِیْنِ الدِّیُوبَنْدِیَۃِ"** میں شائع کیں۔

علمائے دیوبند کی غیر مقلدین کے ساتھ فکری ہم آہنگی:

غیر مقلد وہابی اور مقلد وہابی (یعنی دیوبندی) فرقوں کی ہندوستان میں پیدائش مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کے بطن سے ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ فرقۂ اسماعیلیہ کی ان دونوں شاخوں میں بہت زیادہ فکری ہم آہنگی پائی جاتی ہے، اس کی مختصر وضاحت ملاحظہ کریں۔

☆ غیر مقلدین کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔''

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 62، محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، اردو بازار، کراچی، ایضاً صفحہ 92، مطبوعہ دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی ایضاً، صفحہ 77 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، ایضاً، صفحہ 185 محمد سعید اینڈ سنز تاجرانِ کتب، قرآن محل، کراچی، ایضاً صفحہ 10، حصہ دوم، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی، ایضاً صفحہ 208 مشمولہ تالیفات رشیدیہ، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، 190، انارکلی، لاہور)

☆ مولوی سمیع الحق دیوبندی مہتمم جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، پاکستان سے اٹلی کی ایک

صحافیہ نے انٹرویو کرتے ہوئے پوچھا:

"س: دیوبندیوں اور وہابیوں میں کیا فرق ہے؟

ج: دیوبندی اور وہابی قریب قریب ہیں یہ جو خرافات ہیں لوگوں نے دین میں شامل کر دی ہیں بت پرستی اور قبر پرستی شرک اور بدعات کے یہ لوگ خلاف ہیں۔"

(صلیبی دہشت گردی اور عالمِ اسلام، طالبان افغانستان کے تناظر میں صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ **مؤتمر المصنفین، دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ** خٹک، پاکستان۔ طبع دوم محرم الحرام ۱۴۲۶ھ/فروری ۲۰۰۵ء)

مولوی سمیع الحق دیوبندی صاحب نے دیوبندیہ کو وہابیہ کے قریب قرار دیا ہے اور نام لیے بغیر اہلِ سنت کو بت پرست قبر پرست مشرک اور بدعتی قرار دیا ہے۔

غیر مقلدین کی علمائے دیوبند کے ساتھ فکری ہم آہنگی:

علمائے دیوبند کی طرف سے غیر مقلدین کے ساتھ اتحاد قارئین نے ملاحظہ کرلیا۔ اب غیر مقلدین کی جانب سے دیوبندیوں کے ساتھ اتحاد و یک جہتی ملاحظہ کریں۔

☆ غیر مقلدین کے مزعومہ شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب غیر مقلد وہابی اور گلابی وہابی (یعنی دیوبندی) کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ان دونوں شاخوں کا مخرج ایک ہی تھا۔"

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اوّل صفحہ 415، باب اوّل، عقائد و مہماتِ دین مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

☆ امرتسری صاحب مزید لکھتے ہیں:

"سوائے مسئلہ تقلید کے تردید رسومِ شرکیہ میں دونوں شاخیں ایک دوسرے کے موافق اور مؤید ہیں"۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ 415، باب اول، عقائد و مہماتِ دین مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

☆ اسی فکری ہم آہنگی کی وجہ سے اہلِ سنت و جماعت اور دیوبندی فرقہ کے درمیان مسجد وزیر خان لاہور میں ہونے والے مشہور "فیصلہ کن مناظرہ" میں مولوی ثناء اللہ امرتسری دیوبندی فرقہ کے ساتھ رہے، ملاحظہ ہو۔

(سیرت ثنائی، صفحہ 411، 412 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ایضاً، صفحہ

412،411 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

☆ لاہور کے اس مشہور "فیصلہ کن مناظرہ" میں غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری کے دیوبندیوں کی طرف سے مناظرہ کے لیے آنے کا منظر بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سابق خطیب مسجد وزیر خان، لاہور) لکھتے ہیں:

"دیوبندی اور وہابی در حقیقت ایک ہی ہیں بظاہر جنگ زرگری رکھتے ہیں اندرونی صورت میں ایک اور مِلے جلے ہیں چنانچہ لاہور میں فیصلہ کن مناظرہ پر جب مولوی منظور سنبھلی کمزور پڑتے دیکھے اور شرائط طے نہ کر سکے تو مولوی احمد علی شیرانوالی کی جماعت نے فوراً ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کو بلا لیا جس سے اہلِ لاہور پر اظہر من الشمس ہو گیا کہ دیوبندی اور غیر مقلد در حقیقت ایک ہیں اُسی وقت چاروں طرف سے لعن طعن شروع ہو گئی تھی۔"

(ایمان وکفر انسان صفحہ ۲۶ مطبوعہ بزم تنظیم شعبہ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور)

اس اقتباس میں حضرت مولانا ابوالحسنات قادری نے دیوبندیوں اور غیر مقلد وہابیوں کو ایک قرار دیا ہے۔ آپ نے اپنی ایک اور کتاب میں بھی دیوبندیوں اور غیر مقلد وہابیوں کو "ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

"جب فیصلہ کن مناظرہ مسجد وزیر خان میں ہوا۔ اور تمام مسلمانانِ لاہور پر واضح ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ اور دیوبندیہ اور ثناء اللہ امرتسریہ، یہ سب ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں اور اثناء مناظرہ میں مولوی ثناء اللہ کو جب مولوی احمد علی کی جماعت نے اسٹیج پر براجمان کرایا تو لوگوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ "جمعیت الاحناف" حقیقتاً "جمعیۃ الثنائیہ" ہے۔"

(اظہارِ حقیقت بر ماتم اوراقِ غم صفحہ ۴، ۵ مطبوعہ بزم تنظیم شعبہ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور)

☆ مولوی اسماعیل سلفی غیر مقلد صاحب کے فرزند مولوی حکیم محمود احمد صاحب بھی علمائے دیوبند کو اپنا ہم عقیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ہم اور دیوبندی ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں۔''

(علمائے دیوبند کا ماضی، تاریخ کے آئینے میں صفحہ ۱۱ مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ، لاہور)

☆ اس اقتباس کے بعد حکیم صاحب غیر مقلدین اور دیوبندیہ کے بہتر مستقبل کو ان دونوں مسالک کے اتحاد پر موقوف قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''عقائد میں بھی کوئی ایسا بُعد نہیں رہا بلکہ ہمارا اور اس مسلک کا مستقبل بھی دونوں کے اتحاد پر موقوف ہے۔''

(علمائے دیوبند کا ماضی، تاریخ کے آئینے میں صفحہ ۱۱ مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ، لاہور)

☆ ایک اور مقام پر دیوبندیوں سے اتحاد و یگانگت بیان کرتے ہوئے حکیم صاحب لکھتے ہیں:

''دیوبندی اہلِ حدیث تعلقات بہت اچھے ہیں اہلِ توحید ہونے کے ناطے سے ہم دیوبندی حضرات سے خوش دِلانہ رابطہ رکھتے ہیں اور اکثر مسائل میں ہمارا موقف ایک ہوتا ہے جو باہم افہام و تفہیم سے طے کرلیا جاتا ہے۔''

(علمائے دیوبند کا ماضی، تاریخ کے آئینے میں صفحہ ۱۴ مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ، لاہور)

☆ غیر مقلدین کے مزعومہ امام العصر مولوی احسان الٰہی ظہیر آنجہانی نے بھی اپنی بدنامِ زمانہ کتاب '' البریلویت ''میں اکابر دیوبند کی وکالت کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے:

''حرمین شریفین کے علماء سے ان کے خلاف فتوے بھی لئے استفتاء میں ایسے عقائد ان کی طرف منسوب کیے جن سے بری الذمہ تھے۔ امام محمد قاسم نانوتوی، علامہ رشید احمد گنگوہی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے اور برملا ان کے کفر و ارتداد کے فتووں کا اظہار کرتے تھے۔''

(بریلویت، صفحہ 195 مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

☆ مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب نے مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی وکالت کرتے

ہوئے لکھا:

''سب سے پہلے دار العلوم دیو بند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی ان کی تکفیر کا نشانہ بنے۔'' (بریلویت، صفحہ 214 مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولوی احسان الٰہی ظہیر صاحب نے اعلیٰ حضرت پر اس وجہ سے تنقید کی کہ انہوں نے اکابرِ دیو بند مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی کی عبارات کو گستاخانہ قرار دے کر ان کی تکفیر پر علمائے حرمین سے تصدیقات لیں۔ لیکن اعلیٰ حضرت کی یہ روشن کرامت ہے کہ احسان الٰہی ظہیر صاحب کے فرقہ کے غیر مقلد وہابی علماء بھی مسئلہ تکفیرِ دیو بندیہ میں سیدی اعلیٰ حضرت کی تصدیق کرر ہے ہیں، اپنی موت سے تین دن قبل بقول غیر مقلدین مولوی احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد صاحب نے دیو بندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کر دیا تھا (حوالہ کتاب کے آخر میں ملاحظہ کریں) قارئینِ کرام! ان ہم مخرج وہم عقیدہ وہابیہ دیو بندیہ کے فکری اتحاد و یگانگت کو ملاحظہ کرنے کے بعد اب اصل موضوع کی طرف آیئے اور غیر مقلد علماء کی طرف سے علمائے دیو بند کو گستاخ قرار دیے جانے کی تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

مولوی قاسم نانوتوی دیو بندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں انکارِ ختم نبوت پر مبنی عبارات کا رد غیر مقلد علماء سے:

غیر مقلدین کے مزعومہ ''شیخ العرب والعجم'' مولوی بدیع الدین راشدی کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلدین کے مزعومہ ''شیخ العرب والعجم'' مولوی بدیع الدین شاہ راشدی صاحب علمائے دیو بند کے مزعومہ امام الکبیر مولوی قاسم نانوتوی کو ختم نبوت کا منکر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ختم نبوت کو بھی یہ جس طرح تسلیم کرتے ہیں وہ بھی آپ لوگوں کو سناتا ہوں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کا سلسلہ جاری رہا تو پھر ختم نبوت تو نہیں رہی یہ میرے پاس مولوی قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند کی کتاب ''تحذیر الناس'' موجود ہے۔ قرآن میں ہے کہ **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔** (سورہ الاحزاب، آیت:40) رسول اللہ آخری نبی ہیں۔ مسلمانوں کا یہ اہم عقیدہ ہے۔ ہم کہتے ہیں یہ آپ کی عظیم ترین فضیلت ہے کہ آپ آخری نبی ہیں جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی مانے تو کیا آپ (اس نام نہاد مسلم کی نظر میں) **خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** رہیں گے؟ ہرگز نہیں۔ ''تحذیر الناس'' صفحہ 12 میں لکھتے ہیں کہ ''اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیتِ محمدیہ میں فرق نہیں آئے گا''۔ مانا کہ دوسرا نبی آئے گا تب بھی آپ **خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** ہیں پھر کیسے **خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** رہے؟ نبوت کی جگہ کو تم نے خود توڑا ہے اس میں تم نے خود رخنہ اندازی کی ہے، مرزائی بھی تو ایک امتی ہی کو آگے کرتے ہیں۔ آپ نے بھی امتی کو آگے کیا ہے۔ نبی کے پیچھے نہ آپ ہیں نہ وہ ہیں بات ایک ہی ہے۔ تم ایک ہی گائے کے چور ہو''۔

(براۃ اہلحدیث، صفحہ 50، 51۔ مطبوعہ الدالراشدیہ۔ نزد جامع مسجد اہلحدیث، راشدی۔ لیاری کراچی)

☆ اس اقتباس کے آخری فقرہ کے حاشیہ میں غیر مقلد وہابی ڈاکٹر ابو عمر خورشید احمد شیخ نے لکھا ہے:

''یہ محاورہ ہے یعنی نظریہ دونوں کا ایک ہی ہے''۔

(براۃ اہلحدیث، صفحہ 50، 51۔ مطبوعہ الدالراشدیہ۔ نزد جامع مسجد اہلحدیث، راشدی۔ لیاری کراچی)

ثابت ہوا کہ غیر مقلدین کے مزعومہ اور خود ساختہ ''شیخ العرب والعجم'' مولوی بدیع الدین راشدی اور ڈاکٹر ابو عمر خورشید احمد کے نزدیک مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب منکرِ ختم نبوت ہیں۔

غیر مقلد مولوی یحییٰ گوندلوی کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلد وہابی مولوی یحییٰ گوندلوی صاحب نے اپنی کتاب ''مطرقۃ الحدید بر فتویٰ مولوی رشید'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی کتاب ''تحذیر الناس'' سے انکارِ ختم نبوت پر مشتمل عبارات یوں نقل کی ہیں:

''آپ کے زمانہ میں بھی کہیں کوئی اور نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے مولانا نے وضاحت فرمادی کہ آپ کی موجودگی یا بعد میں بھی کوئی نبی آجائے تو تب بھی آپ کے خاتم النبیین ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا''۔

(مطرقۃ الحدید، صفحہ 68،67۔ناشر ناظم جامعہ رحمانیہ الحدیث، قلعہ دیدار سنگھ، پاکستان)

☆ یحییٰ گوندلوی صاحب نے اسی کتاب میں ایک جگہ مزید لکھا ہے:

''ختم نبوت کے مقفل دروزاہ کو بعض اکابرِ دیوبند نے توڑنے کی کوشش کی''۔

(مطرقۃ الحدید، صفحہ 69 ناشر ناظم جامعہ رحمانیہ الحدیث، قلعہ دیدار سنگھ، پاکستان)

غیر مقلد وہابی مولوی یحییٰ گوندلوی صاحب کے اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی منکرِ ختم نبوت ہیں اور اعلیٰ حضرت کا فتویٰ برحق ہے۔ **الحمد للہ**۔

غیر مقلد مولوی خواجہ قاسم کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اصلی، بروزی، مراقی، مذاقی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔ اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اور یہ ہی معنی حدیث نے بیان فرمائے۔ جو اس کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے کہ قادیانی اور دیوبندی)''۔

(جاء الحق صفحہ نمبر 363 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، بیسمنٹ میاں مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

غیر مقلد وہابی مولوی خواجہ قاسم صاحب نے اہلِ سنت کے مؤقف کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب نے:

''دیوبندی عقیدہ بیان کیا ہے۔ **خَاتَمَ النَّبِیّٖن** کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی۔ لہٰذا اگر حضور صلعم کے بعد اور بھی نبی آجاویں تو بھی خاتمیت میں فرق نہ آئے گا (تحذیر الناس، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب، مدرسہ دیوبند) مفتی صاحب نے اس کا جو جواب دیا ہے صحیح دیا ہے''۔

(معرکہ حق وباطل صفحہ 784 مدینہ کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ)

مندرجہ بالا اقتباس سے ثابت ہوا کہ مولوی خواجہ قاسم غیر مقلد نے بھی اپنے ''ہم مخرج'' ''مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی تکفیر کو درست قرار دیتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت کی تائید کردی ہے۔ **الحمد للہ**۔

مولوی زبیر علی زئی کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلدین کے مزعومہ ''بیہقی ءزماں'' زبیر علی زئی صاحب نے اپنی کتاب ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' میں عنوان ''ختم نبوت پر ڈاکہ'' کے تحت لکھا ہے:

''اہلِ حدیث کو مسجدوں سے نکالنے والوں کا ختم نبوت کے بارے میں عجیب و غریب عقیدہ ہے۔ محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند صاحب لکھتے ہیں:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت ِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ (تحذیر الناس صفحہ 34) تنبیہ: اصولِ حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ نبی پر پورا درود لکھنا چاہیے۔ صرف اشارہ کردینا (مثلاً ص، صلعم) صحیح نہیں ہے۔ دیکھئے **مقدمہ ابن الصلاح مع التقیید والایضاح** صفحہ 208، 209 وغیرہ''

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، صفحہ 26، مطبوعہ مکتبہ الحدیث، حضرو، اٹک)

اس اقتباس میں غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی نے اعلیٰ حضرت کے موقف کی تائید کرتے ہوئے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو منکرِ ختم نبوت قرار دے دیا ہے۔

مولوی زبیر علی زئی کے نزدیک اثرِ ابن عباس شاذ و مردود روایت ہے:

☆ زبیر علی زئی صاحب نے اثرِ ابن عباس کو بھی شاذ و مردود روایت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''ایک شاذ و مردود روایت کی بنا پر آلِ دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ہمارے نبی **خَاتَمَ النَّبِيّٖن** جیسے نبی **(خَاتَمَ النَّبِيّٖن)** ہیں۔ اس دیوبندی عقیدے کی وجہ سے ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور ختم نبوت پر سخت زد پڑتی ہے۔ لہٰذا راقم الحروف نے اس دیوبندی عقیدے کو غلط اور گندا عقیدہ قرار دیا ہے''۔

(ماہنامہ ''ضربِ حق'' سرگودھا، صفحہ 21، مئی 2012ء)

مذکورہ اقتباس میں مولوی زبیر علی زئی نے ''اثرِ ابن عباس'' کو شاذ اور مردود روایت قرار دیا ہے۔ ہم اہلِ سنت کا مؤقف ہے کہ اثرِ ابن عباس کا جو نیا مفہوم مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب نے مُراد لیا ہے اس سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اپنے نئے مفہوم کا اقرار کرتے ہوئے قاسم نانوتوی دیوبندی خود ''تحذیر الناس'' میں لکھتے ہیں:

''میں نے بھی اک نئی بات کہہ دی تو کیا ہوا''

(تحذیر الناس صفحہ ۳۴ مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی)

مولوی وہابی زبیر علی زئی نے اپنی کتاب ''امین اوکاڑوی کا تعاقب'' مطبوعہ نعمان پبلی کیشنز کے صفحہ 8 پر ایک عنوان ''دیوبند اور قادیانیت'' کے تحت بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کا رد کیا ہے۔

مولوی عبدالمنان شورش کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلد مولوی عبدالمنان شورش صاحب اپنی کتاب طمانچہ میں قاسم نانوتوی

دیوبندی صاحب کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بانی دیوبندیت قاسم نانوتوی لکھتے ہیں: "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی میں کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔ (تحذیر الناس، صفحہ 25) قادیانی بھی اس طرح کہتے ہیں کہ نبی **خَاتَمَ النَّبِيِّين** ہیں۔ لیکن مرزے کی نبوت سے آپ کی ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آتا"۔

(طمانچہ، صفحہ 58،59۔ناشر عبدالمنان شورش محلہ اسلام آباد، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان)

ضروری نوٹ: یہ کتاب 4 غیر مقلد وہابی علماء کی مصدقہ ہے۔

مولوی عبدالغفور اثری کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلد وہابی مولوی عبدالغفور اثری صاحب بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکرِ ختم نبوت قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بانی دار العلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفی 1297ھ) نے لکھا ہے: ا: "سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں"۔ (تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس، صفحہ 32) ب: اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس، صفحہ 56) ج: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔

(حنفیت و مرزائیت، صفحہ 139 تا 141 ناشر اہلحدیث یوتھ فورس، سیالکوٹ، بار اول 1987)

سعودی عرب سے شائع شدہ کتاب میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی تردید:

☆ سعودی عرب کی مطبوعہ "کیا علماء دیوبند اہل سنت ہیں؟" نامی کتاب میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب "تحذیر الناس" میں ختم نبوت کے انکار پر مشتمل عبارات

صفحہ 26، 27 پر نقل کر کے ان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ایسے عقائد رکھنے والے علماء دیوبند کو اہل سنت کیسے مانا جا سکتا ہے؟''

(کیا علماء دیوبند اہل سنت ہیں؟، صفحہ 29، مترجم توصیف الرحمن راشد غیر مقلد وہابی، مطبوعہ **المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد توعیۃ الجالیات بالسلی، ریاض**)

اگلے صفحہ پر مزید لکھا ہے:

''ان نظریات کے حاملین علماء دیوبند اہل سنت نہیں ہو سکتے''۔

(کیا علماء دیوبند اہلسنّت ہیں؟، صفحہ 30، مترجم توصیف الرحمن راشد غیر مقلد وہابی، مطبوعہ **المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد توعیۃ الجالیات بالسلی، ریاض**)

مولوی طالب الرحمان غیرِ مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مشہور غیر مقلد وہابی مولوی ڈاکٹر طالب الرحمن (راولپنڈی) نے اپنی کتاب ''دیوبندیت تاریخ وعقائد'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو ختم نبوت کی طرف پیش قدمی کرنے والا قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''**خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** کی تشریح مولانا قاسم نانوتوی اس طرح کرتے ہیں کہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس، صفحہ 25) اور جماعتِ احمدیہ **خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** کے معنوں کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب قاسم نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا گیا''۔

(دیوبندیت تاریخ وعقائد، صفحہ 175، مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام، الریاض)

دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ دیوبندیوں کے ''ہم مخرج'' غیر مقلد پروفیسر مولوی طالب الرحمن نے بھی دیوبندی فرقہ کو منکرِ ختم نبوت قرار دے کر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تائید کر دی ہے۔ **الحمد للہ**

مولوی شفیق الرحمن زیدی غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی طالب الرحمن غیر مقلد کے بھائی مولوی شفیق الرحمن زیدی نے بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی عبارات کو انکارِ ختم نبوت پر مبنی قرار دیا ہے۔زیدی صاحب لکھتے ہیں:

''اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ختم نبوت کے اس تبدیل شدہ مفہوم کی بنیاد پر قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں''اطلاقِ خاتم اس بات کو مقتضی ہے کہ تمام انبیاء کا سلسلۂ نبوت آپ پر ختم ہوتا یہ جیسا انبیاء گزشتہ کا وصف نبوت میں آپ کی طرف محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا اس میں انبیاء گزشتہ ہوں یا کوئی اور اس طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانے میں بھی اس زمین پر یا کسی اور زمین پر یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ کا محتاج ہوگا''۔(تحذیر الناس، صفحہ 12) دوسری جگہ لکھتے ہیں۔''غرض اختتام اگر بایں معنیٰ تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ نبی کی نسبت خاص نہ ہوگا اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''۔(تحذیر الناس، صفحہ 13)
''ہاں اگر خاتمیت بمعنیٰ اوصافِ ذاتی بوصفِ نبوت لیجئے جیسا کہ اس عاجز نے عرض کیا ہے تو پھر سوائے رسول اللہ صلعم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثلِ نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی پر آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔(تحذیر الناس، صفحہ 24) یہ گمراہ عقائد نہ قرآن حکیم کی کسی آیت سے ثابت ہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے فرمان سے، حتیٰ کہ صحابہ کرام اور ائمہٗ اہلِ سنت ان نظریات سے بری تھے"۔

(حبِّ رسول کی آڑ میں مشرکانہ عقائد، صفحہ 75 محمد پبلشرز، St,64، G,11 / 2، اسلام آباد ایضاً صفحہ 111، 112 مطبوعہ سلفی کتب خانہ A / 40، نورالحق کالونی، بہاولپور)

مولوی توصیف الرحمان راشدی غیرِ مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلدین کے مشہور مولوی توصیف الرحمان راشدی نے اپنی کتاب "نورِ محمدی کی تخلیق اور عقائدِ صوفیاء" میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب "تحذیر الناس" کی عبارات کو ختم نبوت کے منافی قرار دیا ہے۔ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی عبارات نقل کرنے سے پہلے لکھتے ہیں:

"ختم نبوت کے اس تبدیل شدہ مفہوم کی بنیاد پر قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں۔"

(نورِ محمدی اور عقائدِ صوفیاء صفحہ ۵۰ مطبوعی المعہد الاسلامی للبنات ،بزد مسجد پیر مبارک شاہ، عبدالحکیم (خانیوال) بار اوّل ۲۰۰۳ء)

اس کے بعد اگلے صفحے پر ختم نبوت کے انکار کے سلسلے میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی یہ عبارت بھی نقل کی ہے

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(نورِ محمدی اور عقائدِ صوفیاء صفحہ ۵۱ مطبوعی المعہد الاسلامی للبنات ،بزد مسجد پیر مبارک شاہ، عبدالحکیم (خانیوال) بار اوّل ۲۰۰۳ء)

مولوی محمود سلفی کی طرف سے اہلِ سنت کے موقف کی تائید:

☆ غیر مقلد مولوی محمود احمد سلفی ابنِ مولوی اسماعیل سلفی کانگریسی نے اپنی کتاب "علمائے دیوبند کا ماضی" میں دیوبندیوں کے بارے میں لکھا ہے:

"اگر دیوبندی اپنی انا کا مسئلہ نہ بناتے اور اپنے علمی گھمنڈ کی وجہ سے تکبر نہ کرتے اور اپنے غلط موقف سے رجوع کر لیتے تو حنفی علماء دو فرقوں میں تقسیم نہ

ہوتے، دیو بندیوں نے اجرائے نبوت میں مرزا صاحب کی ہم نوائی کر کے تاریخ میں اپنا نام مستقل طور پر ہٹ دھرمیوں میں لکھوالیا''۔

(علمائے دیو بند کا ماضی۔صفحہ 53،مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ،لاہور)

مولوی محمود سلفی غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی حکیم محمود احمد سلفی نے مولوی قاسم نانوتوی دیو بندی صاحب کو مرزا قادیانی کا استاد قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''قاسم نانوتوی صاحب ''تحذیر الناس'' پر فرماتے ہیں؛''بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا''۔ مزید سُنیے صفحہ 18 پر فرماتے ہیں کہ'' آپ کے زمانہ میں بھی کوئی نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم بدستور باقی رہتا ہے''۔ ملاحظہ فرمایا جناب نے! آپ کا مرزا صاحب سے کتنا گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے اس نے یہ مسئلہ آپ سے سیکھا ہے''۔

(علمائے دیو بند کا ماضی،صفحہ 55،مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ،لاہور)

یہ بات بھی بالکل درست ہے کیوں کہ دجالِ اعظم مرزا قادیانی لعین نے'' تحذیر الناس'' لکھے جانے کے بعد ہی دعویٰ نبوت کیا تھا۔

مولوی عطاالله ڈیروی کی طرف سے دیو بندی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا رد:

☆ غیر مقلد وہابی مولوی عطاء اللہ ڈیروی نے اپنی کتاب ''تبلیغی جماعت عقائد و افکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں'' میں دیو بندیوں کے امام مولوی قاسم نانوتوی دیو بندی کے بارے میں لکھا ہے:

''مولانا قاسم نانوتوی اپنے رسالہ ''تحذیر الناس'' میں فرماتے ہیں کہ'' آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض، اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں غرض آپ جیسے نبی الامت ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں''۔(صفحہ 6) اور

اسی رسالہ میں موصوف ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ''غرض اگر اختتام بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور خاتم رہتا ہے''۔ اور اسی رسالہ میں ایک دوسری جگہ رقم فرماتے ہیں کہ ''اور اسی طرح فرض کیجئے آپ کے زمانے میں بھی اس زمین یا کسی اور زمین یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ اس وصف نبوت میں آپ کا ہی محتاج ہوگا''۔ (صفحہ 17) اس کے بعد مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے جو لکھا اس سے تو نبوت کا دروازہ مکمل طور پر کھل جاتا ہے فرماتے ہیں کہ ''اگر آپ کے بعد بھی بالفرض کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا''۔ (صفحہ 37) قابلِ غور مقام ہے کہ بانی مدرسۂ دیوبند مولانا قاسم صاحب نانوتوی کے بیان کے مطابق اگر آپ کے بعد بھی نبی آجائے تب بھی آپ خاتم الانبیاء ہوں گے۔ تو ایسی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی و دیگر جھوٹے نبیوں کے دعوائے نبوت کے خلاف سمجھنے میں آخر کیا جواز رہ جاتا ہے اور جماعتِ دیوبندیہ جب آپ کے بعد ہر قسم کے نبی کے آنے کو ختم نبوت کے خلاف نہیں سمجھتی تو وہ ''مجلس تحفظِ ختمِ نبوت'' کیوں بنا کر بیٹھی ہے اور جب یہ جماعت ہر جھوٹے نبی کے آنے کے لئے دروزاہ کھول کر بیٹھی ہے تو پھر دنیا میں کسی مدعی نبوت کے خلاف شور کس لیے مچاتی ہے؟ کیا اس جماعت کی مثال یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے دینا غلط ہوگا جو عمداً یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال کر شام کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے کہ یوسف کو بھیڑیئے نے کھالیا ہے۔ اس جماعت کی مثال اس قوم کی ہے جس نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور اپنے اس جرم کو چھپانے کے لئے آج تک ماتم برپا کئے ہوئے ہے''۔

(تبلیغی جماعت، عقائد و افکار نظریات اور مقاصد، صفحہ 115، 116)

اس طویل اقتباس میں غیر مقلد مولوی نے مولوی قاسم نانوتوی دیو بندی کی عبارات کو ختمِ نبوت کے منافی قرار دیتے ہوئے ان کا شدید رد کیا ہے اور اس پر جو تبصرہ کیا ہے وہ بھی حقائق پر مبنی اور نہایت پُر لطف ہے یہی بات کل تک ہم اہلِ سنت کہتے تھے اور بالآخر آج دیو بندیوں کے ''ہم مخرج'' بھائیوں کو بھی اس مسئلہ میں اہلِ سنت کی تائید کرنے کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا، یوں میرے امام، امامِ اہلسنّت سیدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سچائی روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی۔ **الحمد للہ**۔

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے ذمہ دار دیو بندی علما ہیں، غیر مقلد مولوی عطاء اللہ ڈیروی:

☆ مندرجہ بالا اقتباس کے بعد غیر مقلد وہابی مولوی عطاء اللہ ڈیروی ''تحذیر الناس'' کا پس منظر بیان کرنے کے بعد (دیو بندیوں کا مزید رد کرتے ہوئے) لکھتے ہیں:

''اس تمام قصہ کو معلوم کر لینے کے بعد اب دیو بندی علماء کی جانب سے ''مجلس تحفظِ ختمِ نبوت'' کے قیام کا سبب کھل کر ہمارے سامنے آجاتا ہے اور وہ سبب ہے خوف! یعنی قادیانیوں کو کافر قرار دیے جانے کے بعد ختم نبوت کے مسئلہ میں اپنے سیاہ ماضی کا کچھ بیان ہم آگے کریں گے کو دیکھتے ہوئے دیو بند علماء کو یہ خوف لاحق ہوا کہ بریلوی حضرات ان کے خلاف بھی کہیں کافر قرار دیئے جانے کی مہم نہ شروع کر دیں۔ جس کے نتیجہ انہیں کافر تو بہر حال نہیں قرار دیا جا سکے گا۔ کیونکہ دیو بندی اپنے بیشتر عقائد میں شیعوں کی طرح تقیہ کرتے ہیں مگر جو تحریریں ان کی کتابوں میں موجود ہیں وہ عوام کے سامنے آجائیں گی جس سے مسلکِ دیو بند کو نا قابلِ تلافی نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ حفظِ ماتقدم کے طور پر دیو بندیہ نے ''مجلس تحفظِ ختمِ نبوت'' قائم کی گویا ''مجلس تحفظِ ختمِ نبوت'' کو اگر ''مجلس تحفظِ مسلکِ دیو بند'' کہا جائے تو زیادہ صحیح ہوگا ہمارا دعویٰ ہے کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں مسلکِ دیو بند کا عقیدہ اہلسنت والجماعت سے موافق نہیں ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دعویٰ کے اصل ذمہ دار یہ دیو بندی علماء ہی

ہیں کیونکہ قادیانی مذہبی اعتبار سے حنفی دیوبندی ہیں اور ختم نبوت کے ضمن میں ان کی اس لغزش کا سبب دیوبندی علماء کی کتابیں ہیں''۔

(تبلیغی جماعت عقائد وافکار نظریات اور مقاصد، صفحہ 117، 118۔ افادات مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد از قلم ابوالوفا محمد طارق خان، مطبوعہ دارلکتب العلمیہ (پاکستان))

یہاں بھی غیر مقلد مولوی صاحب نے دیوبندی فرقہ کا شدید رد کیا۔ اور علماء دیوبند کو تقیہ باز قرار دیتے ہوئے اہلِ سنت کے موقف کی تصدیق کر دی۔ **الحمد للہ**

☆ غیر مقلد مولوی عطاء اللہ ڈیروی نے اپنی کتاب ''دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا تباہ کن عقیدۂ تصوف'' میں بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکرِ ختم نبوت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے رسالہ ''تحذیر الناس'' صفحہ 18 میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے جھوٹے نبیوں کے لئے بھی دروازہ کھول دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ''بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور رہتا ہے'' اور صفحہ 17 میں لکھا ہے'' اور اسی طرح اگر فرض کیجئے۔ آپ کے زمانے میں بھی اسی زمین یا کسی اور زمین یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اسی وصفِ نبوت میں آپ کا محتاج ہوگا''۔ اور صفحہ 34 میں لکھا ہے۔ ''اگر آپ کے بعد بھی بالفرض کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' ان کھلے بیانات کے بعد بھی کوئی دیوبندی اگر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معنیٰ میں **خَاتَمَ النَّبِيّٖن** مانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ظلی ہو، یا بروزی نہیں آئے گا وہ جھوٹ بولتا ہے۔ یا اپنے اکابرین کے عقائد واقوال وبیانات کو جھٹلاتا ہے''۔

(دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا تباہ کن عقیدہ صوفیت، صفحہ 142، 143 مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد وہابی۔ مطبوعہ دارلکتب العلمیہ (پاکستان))

یہ تبصرہ بھی بالکل درست ہے۔

مولوی طیب الرحمان زیدی غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی طیب الرحمان زیدی غیر مقلد صاحب نے اپنی کتاب میں دیوبندی فرقہ کے متعلق ''اکابر پرستی اور غلو'' کا عنوان قائم کر کے اس کے تحت لکھا ہے:

''موصوف جن کے پیچھے نماز کو جائز قرار دیتے ہیں اُن کا ختم نبوت کا عقیدہ پڑھیں پھر انصاف سے فیصلہ کریں کیا یہ لوگ امامت کے قابل ہیں ملاحظہ فرمائیں: قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں ''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا،۔(تحذیر الناس صفحہ ۳۴)''۔

(نماز میں امام کون؟ صفحہ ۹۹،۱۰۰)

مولوی داؤد ارشد غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی داؤد ارشد غیر مقلد صاحب اپنی کتاب ''تحفہ حنفیہ'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو منکر ختم نبوت قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آلِ دیوبند کا مقتداء اعظم اور بانی دار العلوم دیوبندی مولوی قاسم علی نانوتوی لکھتا ہے کہ ''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** فرمانا اس صورت میں کیونکر ہو سکتا ہے''۔ (تحذیر الناس صفحہ 3) ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (ایضاً ص 28) ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ جس سیڑھی پر مرزا غلام احمد قادیانی چڑھا ہے اس کو تیار کرنے والے۔۔ آلِ

دیوبند کے بزرگ تھے جو غالباً دعویٰ نبوت کرنا چاہتے تھے مگر مناسب ماحول میسر نہ ہونے کی وجہ سے ہمت نہ کر سکے۔"

(تحفہ حنفیہ بجواب تحفہ اہلِ حدیث صفحہ 529 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور)

مولوی عبدالستار نیازی غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلد مولوی عبدالستار نیازی (فیصل آباد) نے اپنی کتاب "علماء دیوبند کی سیرت و کردار المعروف دیوبندیت" میں "ختم نبوت اور قاسم نانوتوی" کا عنوان دے کر اس کے تحت لکھا ہے:

"ایک بہت بڑی خامی یہ تھی کہ اس نے **خَاتَمَ النَّبِيّٖن** کی ایسی تفسیر کی کہ جو اور کسی عالم کے حصے میں نہ آئی چنانچہ قاسم نانوتوی **خَاتَمَ النَّبِيّٖن** کی تفسیر و تعبیر ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخرِ زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی" تحذیر الناس ۱۴ مولوی قاسم نانوتوی قاسم نانوتوی صاحب کی مذکورہ بالا تحریر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ **خَاتَمَ النَّبِيّٖن** سے مراد عوام کے خیال میں یہ ہے کہ نبی علیہ السلام تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد اور سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں لیکن اہلِ علم طبقہ (قاسم نانوتوی جیسا) جانتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی فضیلت

نہیں کہ کوئی پہلے یا بعد میں آئے۔نانوتوی کے نزدیک ختم نبوت کی حقیقت:
درحقیقت قاسم نانوتوی نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا راستہ ہموار کرنے کے لئے ختم نبوت کی اصل تفسیر کو بدلنے کی ناکام کوشش کی ہے اور ''تحذیر الناس'' نامی کتاب لکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے نبی علیہ السلام سے لے کر آج تک تمام اہلِ اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** کا معنی یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی اور نبی نہیں آ سکتا اور اسی معنی کا تذکرہ حدیث میں ملتا ہے **الا انه لا نبی بعدی** کہ ''خبردار میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا'' تو گویا **خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** کا معنی خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نبی فرمایا اور اسی معنی پر تمام امت کا اتفاق اور اجماع ہے لیکن ایک نانوتوی صاحب ہیں جنہوں نے امتِ مسلمہ کے اجماع کے خلاف **خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** کا معنی کیا بلکہ تفسیرِ نبوی **لا نبی بعدی** کو بھی اس کم عقل نے حالتِ جذب میں عوامی معنی قرار دیا اور اپنے منہ میاں مٹھو بن کر اور اپنے آپ کو اہلِ علم طبقہ میں شامل کر کے اپنے علمی موتی بکھیرنا شروع کر دیئے کہ آیتِ **خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** کا یہ معنی کہ آخری نبی یہ صحیح نہیں بلکہ **خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** کا اصل معنی اور اس کی اصل مراد یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کی نبوت ذاتی ہے اور نبی علیہ السلام خاتم النبیین ہیں جیسا کہ قاسم صاحب مرزا کے حق میں لکھی جانے والی کتاب ''تحذیر الناس'' میں اس بات کی صراحت کرتے ہیں ''سو اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے''

تحذیر الناس ۴۴ مولوی قاسم نانوتوی۔ مذکورہ بالا تحریر میں قاسم صاحب نے ختم نبوت سے مراد یہ لی ہے کہ آپ کی نبوت ذاتی اور باقی انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت کا فیض ہے گویا کہ باقی انبیاء کی نبوت آپ کے فیض سے ہے لیکن آپ کی نبوت کسی کا فیض نہیں بلکہ ذاتی نبوت ہے اور اس طرح آپ **خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** ہیں جب ختم نبوت کو ذات اور فیض پر محمول کر دیا تو یقیناً اگر کوئی نبی آپ کی زندگی میں اور بھی ہوتا تو بھی خاتم النبیین کے اس معنی پر حرف نہیں آتا یا بعد میں بھی کوئی نبی آجائے تو وہ بھی آپ کے فیض سے نبی ہو گا تو خاتمیتِ نبوی میں فرق نہیں آئے گا کیونکہ قاسم صاحب کے نزدیک **خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** کا معنی ہی یہ ہے کہ آپ کی نبوت ذاتی اور باقی انبیاء کی نبوت آپ کا فیض ہے اور اسی بات کا تذکرہ قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب میں آگے چل کر کیا ہے انہی کے الفاظ میں سنئے۔ ”غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے“ تحذیر الناس ۶۵ مولوی قاسم نانوتوی۔ قاسم نانوتوی نے پہلے اجماع امت کے خلاف معنی کر کے اپنی جہالت اور حالتِ مجذوبانہ کا ثبوت دیا خاتم کا معنی نبوتِ ذاتی کا کیا اور پھر یوں گویا ہوئے کہ خاتم کا معنی نبوتِ ذاتی ایک ایسا معنی ہے جو میں نے تجویز کیا اور اس کا کمال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر میرا معنی ہی مراد لیا جائے تو اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی کوئی اور نبی مانا جائے تو خاتمیتِ محمدی میں فرق نہیں آئے گا کیونکہ ہم نے **خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** کا معنی آخری نبی نہیں کیا بلکہ ذاتی نبوت کیا ہے تو ہمارا جواب یہ ہوگا کہ نبی علیہ السلام کی نبوت ذاتی ہے اور دوسرا نبی جو نبی علیہ السلام کے دور میں آیا اس کی نبوت

آپ کی نبوت کا فیض ہے تو اس طرح اگر نبی علیہ السلام کے زمانے میں بھی اگر کوئی اور نبی مانا جائے تو پھر بھی ختم نبوت پر کوئی حرف نہیں آئے گا اور پھر یہاں تک بس نہ کیا بلکہ اس سے آگے چل کر پھر لکھتے ہیں: ”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خامیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا“ تحذیر الناس ۸۵ مولوی قاسم نانوتوی۔ خلاصہ: آپ نے **خَاتَمَ النَّبِيِّين** کا معنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاحظہ فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اسی معنی پر امت کا اجماع ہے لیکن قاسم نانوتوی نے اس معنی کو عوامی معنی قرار دے کر علمی موشگافی کرتے ہوئے **خَاتَمَ النَّبِيِّين** کا معنی یہ کیا کہ نبی علیہ السلام کی نبوت ذاتی ہے اور باقی انبیاء کی نبوت آپ کا فیض ہے اور پھر اپنے کیے گئے معنے کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے کیے گئے معنی میں یہ خوبی ہے کہ اگر نبی علیہ السلام کے زمانے میں بھی کوئی نبی آجائے یا نبی علیہ السلام کے بعد کوئی اور نبی (غلام احمد جیسا) پیدا ہو جائے تو خاتمیتِ محمدی میں فرق نہ آئے گا۔ کیونکہ جو بھی نبی آئے گا وہ آپ کے فیض سے نبی بنے گا نبوت اس کی ذاتی صفت نہ ہوگی۔

قاسم نانوتوی کا یہی ایک غلطوڑ تھا جس نے مرزا غلام احمد قادیانی کو بہادر کر دیا تھا کہ اس نے خاتم النبیین کا وہی معنی شروع کر دیا کہ آپ کی نبوت ذاتی ہے اور میری نبوت آپ کے فیض سے ہے اور اس طرح کی نبوت سے **خَاتَمَ النَّبِيِّين** کا انکار لازم نہیں آتا، چنانچہ ختم نبوت کے خلاف لکھی گئی قادیانی تصانیف نزول مسیح اور حقیقت ختم نبوت میں مولوی قاسم نانوتوی ہی کی تشریح کو پیش کر کے ختم نبوت زمانی سے انکار کیا گیا اور اپنے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا راستہ ہموار کیا گیا گویا تمام جھوٹی نبوتوں کے راستوں کو

ہموار کرنے والا مولوی قاسم نانوتوی ہی ہے''۔

(علماء دیوبند کی سیرت و کردار المعروف ''دیوبندیت'' حصہ اوّل صفحہ ۱۷۲ تا ۱۷۷ مطبوعہ جامعہ ثنائیہ، بسم اللہ ٹاؤن، پینسرہ، جھنگ روڈ، فیصل آباد۔ طبع دوم مارچ ۲۰۱۱ء)

کیپٹن مسعود الدین عثمانی غیر مقلد کے پیروکار کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر ختم نبوت کے منکر ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی نے اپنی کتاب "**ھُوَ الْکَذَّاب**" میں غیر مقلدین کے جدید ترقی یافتہ ایڈیشن کیپٹن مسعود الدین عثمانی کے ایک پیروکار کی لکھی گئی تحریر کا اقتباس نقل کیا ہے جس میں لکھا ہے:

''ملا تونسوی ''تحذیر الناس'' وغیرہ میں درج اپنے اکابرین کی ان عبارتوں پر تو ایک نظر ڈال لیتے جو کتاب ''اسلام یا مسلک پرستی'' میں نقل کی گئی ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آخری نبی ہیں اور اگر بالفرض کوئی اور نبی بھی آ گیا تو اس سے خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور یہ بعینہٖ وہی موقف ہے جو قادیانی کافروں نے اختیار کیا ہوا ہے۔ (**حبل اللہ** ص ۹۰)۔''

(**ھُوَ الْکَذَّاب**، صفحہ ۵۱، ۵۲ مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، تر نڈہ پناہ، تحصیل لیاقت پور۔ بار اوّل جولائی ۲۰۱۱ء)

اس اقتباس میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو ختمِ نبوت کا منکر قرار دیا گیا ہے اور ایک کتاب ''اسلام یا مسلک پرستی'' کا ذکر کیا گیا ہے، یہ کتاب بھی راقم کے پاس موجود ہے، اس میں ''ختمِ نبوت پر ضرب'' کے عنوان کے تحت انکارِ ختم نبوت مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی یہ عبارت نمبر ۹ پر پیش کی گئی ہے:

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳۴)''

(اسلام یا مسلک پرستی صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱ مطبوعہ مسجد توحید، توحید روڈ، کیماڑی، کراچی۔ بار چہارم ۱۴۲۱ھ)

مشہور وہابی نجدی عالم تقی الدین ہلالی کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم

نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ وہابیہ کے مشہور عالم تقی الدین ہلالی، مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی عبارات کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وفی نظر العامة معنی کون الرسول صلی الله علیه وسلم خاتماً،أن عهده هو بعد عهد الأنبیاء السابقین کونه صلی الله علیه وسلم فی جمیعهم هو النبی الآخر، لکن یعرف أصحاب الفهم والبصیرة أن التقدم والتأخر الزمانی لیس فیه فضیلة بالذات فکیف یصح فی مقام المدح قوله تعالی: وَلٰکِن رَّسُولَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ والجماعة القادیانیة تسلك فی معنی خاتم النبین وشرحه الذی نقلناه عن الشیخ قاسم النانوتوی قریباً من هذا المسلك۔ ولو فرضنا وجود نبی بعد عصر النبی صلی الله علیه وسلم فلا یحصل من هذا أی فرق فی الخاتمیة المحمدیة"

(السِّرَاجُ الْمُنِیْرُ فِی تَنْبِیْهِ جَمَاعَةِ التَّبْلِیْغِ عَلٰی أَخْطَائِهِمْ صفحه ۲۲ مطبوعه دَارُ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزیع، المقر الرئیسی والادارۃ ۹ شارع احمد اسماعیل متفرع منشیة التحریر من شارع جسر السویس عین شمس الشرقیة۔ القاهرۃ جمهوریة مصر العربیة۔ الطبعة الاولی ۲۰۰۷ء)

(مفہوم) ''عام لوگوں کی نظر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیائے سابقین کے زمانے کے بعد ہے اور آپ ان سب میں آخری نبی ہیں لیکن اصحابِ فہم و بصیرت جانتے ہیں کہ زمانے کے تقدم و تاخر میں فی نفسہٖ کوئی فضیلت نہیں تو باری تعالیٰ کا یہ فرمان **وَلٰکِن رَّسُولَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** مقامِ مدح میں کیسے صحیح ہو گا۔'' اور **خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** کے معنی اور شرح کے معاملہ میں جماعت قادیانی اسی راستے پر چلی ہے جو ابھی ہم نے شیخ قاسم نانوتوی کے حوالے سے نقل کیا ہے

اور وہ یہ کہ ''اگر ہم زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کسی نبی کا وجود فرض کریں تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا۔''

تقی الدین صاحب کے اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک بھی قادیانی انکارِ ختم نبوت کے متعلق جماعتِ دیوبند کے نقشِ قدم پر چلے ہیں اس مسئلہ پر ان کا موٴقف ایک ہے۔ ''تحذیر الناس'' کی تردید پر مشتمل مندرجہ بالا تمام اقتباسات (جن میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو منکر ختم نبوت کہا گیا ہے) اعلیٰ حضرت **رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ** کی حقانیت کا ثبوت ہیں۔ لہٰذا غیر مقلد مولوی احسان الٰہی ظہیر کا یہ الزام جھوٹا ثابت ہوا کہ اعلیٰ حضرت نے اکابرِ دیوبند کی طرف من گھڑت عقائد منسوب کیے تھے۔

تحذیر الناس کی ایک اور گستاخانہ عبارت کا رد غیر مقلدین کے قلم سے:

وہابی نجدی عالم تقی الدین ہلالی کی طرف سے ''تحذیر الناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتویٰ:

☆ وہابی نجدی عالم تقی الدین الھلالی المغربی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں درج ایک اور گستاخانہ عبارت کا بھی رد کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں:

"فھو یقول فی کتابہ تحذیر الناس (ص٥) ان الانبیاء یمتازون بین أمتھم بعلمھم، أما الأعمال ففی أکثر الأحیان یساویھم أتباعھم فی الظاھر بل یتفوقون علیھم فی العمل.

(السِّرَاجُ الْمُنِیْرُ فِیْ تَنْبِیْہِ جَمَاعَۃِ التَّبْلِیْغِ عَلٰی أَخْطَائِھِمْ صفحہ ۲۲ مطبوعہ دَارُ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ للطباعۃ والنشر والتوزیع، المقر الرئیسی والادارۃ ۹ شارع احمد اسماعیل مفرع منشیۃ التحریر من شارع جسر السویس عین شمس الشرقیۃ۔القاھرۃ جمھوریۃ مصر العربیۃ۔الطبعۃ الاولیٰ ۲۰۰۷ء)

(مفہوم) ''قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' کے صفحہ 5 پر لکھا ہے کہ ''انبیائے کرام اپنی امت میں اپنے علم سے ممتاز ہوتے ہیں رہی بات اعمال کی تو اکثر اوقات انبیاء کے متبعین (یعنی امتی) عمل میں بظاہر نبی کے برابر بلکہ

ان سے فائق ہو جاتے ہیں''

☆ اس اقتباس کے بعد اگلے صفحہ پر تقی الدین ہلالی اس عبارت کا مزید رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''أما زعمه أن أتباع الأنبياء يساوون الأنبياء في العمل بل يفوقونهم فهو من الطوام الكبرى والضلالات العظمى''

(السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِي تَنْبِيهِ جَمَاعَةِ التَّبْلِيْغِ عَلَى أَخْطَائِهِمْ صفحہ ۲۳ مطبوعہ دَارُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع، المقر الرئيسي والادارة ۹ شارع احمد اسماعيل متفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية۔ القاهرة جمهورية مصر العربية۔ الطبعة الاولى ۲۰۰۷ء)

(مفہوم) ''قاسم نانوتوی کا جو یہ گمان ہے کہ انبیاء کے متبعین کے عمل ان کے مساوی یا ان سے فائق ہو جاتے ہیں تو یہ بہت بڑی مصیبت اور بڑی گمراہیوں میں سے ہے''۔

☆ اس اقتباس کے بعد ایک حدیث شریف لکھ کر نانوتوی صاحب کا رد ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"فأنت ترى أن هذا الحديث حجة قاطعة على أن النبي صلى الله عليه وسلم سيد ولد آدم و أفضل الأنبياء والرسل في العلم والعمل فكيف بغيرهم فمن زعم أنه زاد على عمل النبي صلى الله عليه وسلم فهو ضال فاسد الاعتقاد لأن ما زاده يبعده من الله وهو في الحقيقة نقصان وخذلان فان أقوال النبي صلى الله عليه وسلم و افعاله وكل حركاته عبادة لا تساويها عبادة فكلام هذا القائل ضلال وهوس أصيب به. نسأل الله العافية"

(السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِي تَنْبِيهِ جَمَاعَةِ التَّبْلِيْغِ عَلَى أَخْطَائِهِمْ صفحہ ۲۴،۲۳ مطبوعہ دَارُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع، المقر الرئيسي والادارة ۹ شارع احمد اسماعيل متفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية۔ القاهرة جمهورية مصر العربية۔ الطبعة الاولى ۲۰۰۷ء)

(مفہوم) ''پس دیکھو کہ یہ حدیث اس بات پر قطعی حجت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام اولادِ آدم کے سردار اور علم وعمل دونوں میں سب انبیاء ومرسلین سے افضل ہیں تو پھر انبیاء کے سوا دیگر لوگوں یعنی اُمتیوں سے کیونکر افضل نہیں ہوں گے؟ لہٰذا جو شخص یہ گمان کرے کہ وہ عمل میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ گیا ہے تو وہ گمراہ اور فاسد الاعتقاد ہے کیونکہ جو عمل اس نے نبی علیہ السلام سے زائد کیا ہے وہ اسے اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والا اور در حقیقت نقصان اور رسوائی کا باعث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب اقوال وافعال اور تمام حرکات وسکنات ایسی عبادت ہیں کہ کوئی عبادت ان کے برابر نہیں ہو سکتی پس اس قائل کا یہ کلام گمراہی اور ہوس ہے جو اسے لاحق ہوئی، اور ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں''۔

وہابی نجدی عالم تقی الدین ہلالی کے پیش کیے گئے تینوں اقتباسات سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کا یہ عقیدہ (اُمتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں) بڑی مصیبت، بڑی گمراہی، رسوائی، ہوس، اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والا ہے۔

مولوی عبدالرؤف غیر مقلد کا ''تحذیر الناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتویٰ:

☆ غیر مقلد وہابی مولوی عبدالروف بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی ''تحذیر الناس'' کی ایک عبارت کے متعلق لکھتے ہیں:

''صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر ہی اکتفا نہیں کیا یا بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کی گئی۔ چنانچہ بانیٔ دیوبند قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں: ''انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بہت وقتوں میں بظاہر امتی

مساوی و برابر ہوجاتے ہیں بلکہ امتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں''۔

(تحذیر الناس صفحہ 52، مطبوعہ دیوبند منقول از وہابی مذہب 1/660)''(احناف کی چند کتاب پر ایک نظر، صفحہ 194 دار الاشاعت اشرفیہ سندھو، قصور)

مولوی عبدالغفور اثری غیر مقلد کا ''تحذیر الناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتوی:

☆ غیر مقلد مولوی عبدالغفور اثری نے اپنی کتاب ''حنفیت و مرزائیت'' کے باب چہارم میں ''غیر تشریعی و اُمتی نبی اور مثیلِ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بننے کے لیے چور دروازے'' کے عنوان کے تحت ''تحذیر الناس'' سے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی یہ عبارت بھی نقل کی ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے:

''انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں''۔

(حنفیت و مرزائیت، صفحہ 139 تا 141 ناشر اہلحدیث یوتھ فورس سیالکوٹ، بار اول 1987)

مولوی ڈاکٹر طالب الرحمان غیر مقلد کا ''تحذیر الناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتوی:

☆ جیسا کہ پہلے صفحات میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ پروفیسر مولوی طالب الرحمان غیر مقلد نے ''توہین انبیاء'' کے عنوان کے تحت مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی انکارِ ختم نبوت کے متعلق عبارات نقل کی ہیں، اسی عنوان ''توہین انبیاء'' کے تحت انہوں نے ''تحذیر الناس'' کی ایک اور گستاخانہ عبارت کو پیش کر کے لکھا ہے:

''نانوتوی صاحب نے یوں فرمایا، انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہوجائے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ 5)''

(دیوبندیت تاریخ و عقائد، صفحہ 175 مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام، الریاض)

☆ پروفیسر مولوی طالب الرحمان غیر مقلد نے اپنی کتاب ''تبلیغی جماعت کا اسلام'' مطبوعہ **المعهد العالی للدراسات الاسلامیة والعصریة، راولبندی** (تاریخ اشاعت جنوری ۱۹۹۵ء) کے (صفحہ ۸۴ پر عنوان ''انبیاء کی تنقیص'' کے تحت) صفحہ ۸۵ پر مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی یہی عبارت نقل کی ہے۔

☆ طالب الرحمان غیر مقلد صاحب کی یہی کتاب ۱۴۲۲ ہجری میں **"مکتبہ بیت السلام، الریاض**، سعودی عرب'' سے ''تبلیغی جماعت، تاریخ وعقائد'' کے نام سے شائع ہوئی۔ اس ایڈیشن کے (صفحہ ۱۲۱ پر ''انبیاء کی تنقیص'' کے عنوان کے تحت) صفحہ ۱۲۲ پر قاسم نانوتوی دیوبندی کی اس عبارت کو نقل کیا گیا ہے۔

☆ مولوی طالب الرحمان غیر مقلد صاحب کی کتاب **"جماعة التبليغ، عَقَائِدُهَا وَتَعْرِيفُهَا"** مطبوعہ **دار البیان للنّشر والتّوزیع، اسلام آباد، پاکستان** (تاریخ طبع ۱۴۱۹ ہجری) کے عربی ایڈیشن کے (صفحہ ۳۰۹ پر **"استخفاف بالأنبياء عليهم الصلاة والسلام"** کے عنوان کے تحت) صفحہ ۳۱۰ پر مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی یہ عبارت نقل کی ہے۔

مولوی عبدالستار نیازی غیر مقلد کا ''تحذیر الناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتوی:

☆ مولوی عبدالستار نیازی غیر مقلد صاحب، مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی ایک اور عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''امتی کسی طرح نبی سے نہ علم میں اور نہ عمل میں آگے نکل سکتا ہے، لیکن دار العلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی ہی ہیں جو یہ گپ ہانکتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ''انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں'' تحذیر الناس ۷ ۴ مولوی محمد قاسم نانوتوی۔ یہ ہیں عقائد

دار العلوم دیوبند کے بانی کے کہ وہ عوام الناس کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں انبیاء علیہم السلام اپنی امت سے صرف علم ہی میں افضل ہوتے ہیں باقی عمل تو اس میں کبھی امتی بھی ان کے برابر ہو جاتے ہیں اور کبھی امتی انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی آگے نکل جاتے ہیں اور قاسم صاحب نے اتنا نہ سوچا کہ جو اعمال میں نبی سے آگے قدم رکھے گا تو وہ اس امت سے بھی خارج ہو جائے گا“

(علماء دیوبند کی سیرت و کردار المعروف ”دیوبندیت“ حصہ اوّل صفحہ ۱۷۱ تا ۱۷۲ مطبوعہ جامعہ ثنائیہ، بسم اللہ ٹاؤن، فیصل آباد۔ طبع دوم، مارچ ۲۰۱۱ء)

نیازی صاحب کے اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ اُن کے نزدیک نانوتوی صاحب اُمتی کے عمل میں نبی سے بڑھ جانے کو ممکن کہنے کی وجہ سے اُمت سے باہر ہو گئے ہیں۔

وہابی نجدی عالم تقی الدین ھلالی، مولوی ڈاکٹر طالب الرحمان غیر مقلد، مولوی عبدالرؤف غیر مقلد، مولوی عبدالغفور اثری غیر مقلد اور مولوی عبدالستار نیازی غیر مقلد کے پیش کیے گئے اقتباسات سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کی یہ عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) بھی گستاخانہ ہے۔

اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی کتاب ”حفظ الایمان“ میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی گستاخی پر مبنی عبارت کا رد مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد کے قلم سے:

☆ غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی، مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی کتاب ”حفظ الایمان“ میں درج ان کی مشہور گستاخانہ عبارت کے متعلق لکھتے ہیں:

”ایک سوال کے جواب میں اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں کہ

”آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ

کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے''۔ (حفظ الایمان، صفحہ 13، دوسرا نسخہ صفحہ 116) نیز دیکھیے ''الشہاب الثاقب'' صفحہ 98۔اس گستاخانہ عبارت اور اس قسم کی دوسری عبارات کی وجہ سے احمد رضا خان بریلوی صاحب اور ان کے متبعین سخت مشتعل ہوئے اور دیوبندیوں پر فتویٰ لگا دیا''۔

(امین اوکاڑوی کا تعاقب صفحہ 9، ناشر نعمان پبلی کیشنز، ملنے کا پتہ مکتبہ اسلامیہ اردو بازار، لاہور)

اس اقتباس میں زبیر علی زئی صاحب نے صراحتاً تسلیم کرلیا کہ علمائے اہلِ سنت کی طرف سے علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے اُن پر لگایا گیا فتویٰ کفر برحق ہے۔

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد اپنی زیرِ ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ ''الحدیث حضرو'' میں بھی مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے متعلق لکھتے ہیں:

''اشرف علی تھانوی صاحب اپنی ایک مشہور کتاب میں لکھتے ہیں کہ ''پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیۓ کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے''۔ (حفظ الایمان، صفحہ 13) اس انتہائی دل آزار عبارت میں ایسا علم غیب کے لفظ سے کیا مراد ہے اس کی تشریح میں حسین احمد ٹانڈوی مدنی صاحب فرماتے ہیں کہ لفظ ''ایسا'' تو کلمہ تشبیہ ہے۔ (الشہاب الثاقب صفحہ 103) معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے **معاذ اللہ** یاد رہے کہ اس صریح گستاخی سے تھانوی کا

توبہ کرنا ثابت نہیں ہے"۔

(ماہنامہ الحدیث، حضرو، شمارہ نمبر 23 اپریل 2006، صفحہ 45)

☆ زبیر علی زئی صاحب نے ماہنامہ "الحدیث"، حضرو میں تھانوی صاحب کی گستاخانہ عبارت کا مزید رد کرتے ہوئے لکھا:

"بعض آلِ دیوبند نے جمیع حیوانات و بہائم اور ہر صبی و مجنون کے ساتھ بعض علومِ غیبیہ کا انتساب کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے تشبیہانہ مقابلہ کیا دیکھیے اشرف علی تھانوی کی "حفظ الایمان" مع التحریفات صفحہ 116 طبع انجمن ارشاد المسلمین لاہور"۔

(ماہنامہ الحدیث حضرو، صفحہ 17 فروری 2013، شمارہ نمبر 102)

مولوی اشرفعلی تھانوی اور اس کے کلمہ گو کارد، وہابی نجدی عالم تقی الدین ہلالی کے قلم سے:

☆ وہابی نجدی عالم تقی الدین ہلالی نجدی لکھتے ہیں:

"ثم ذکر فی (ص۲۱) قصة له مع أحد مريديه، وهى أن المريد كتب له: "انى رأيت نفسى فى المنام بأنى كلّما أسعى أن أقول كلمة الشهادة على وجهها الصحيح، يجرى على لسانى بعد لا اله الا الله: اشرف على رسول الله، فيجيب التهانوى عن ذلك ويقول: انك تحبنى الى غاية هذه الدرجة، وهذا ثمرة هذا الحب و نتيجة، وقد قص هذا المريد فى خطابه وجّهه الى مرشده التهانوى هذه القصة، فقال له بعد ذكر الرؤيا فاستيقظت من الرؤيا فلما خطر ببالى خطأ كلمة الشهادة، أردت أن أطرح هذا من قلبى، ولهذا القصد جلست، ثم اضطجعت على الشق الثانى، وبدأت أقول: الصلاة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وسلم، لأتدارك هذا الخطأ، لكنى قلت: اللهم صلّ على سيدنا ونبينا ومولانا اشرف على، والحال أنى

مستيقظ الآن ولست فی رؤيا، مع هٰذا أنا مضطرّ ومجبور، ولا أقدر على لسانی! وكان جواب الشيخ التهانوی، لهذا المريد أن قال: "فی هٰذا تسلية لك بأن الشخص الذی ترجع اليه هو بعون الله وتوفيقه متّبع السنة" قال محمد تقی الدين: هٰذا كفر من المريد الذی ينبغی أن يسمّى مَرِيداً بفتح الميم وشيخه شرٌّ منه، لأنه أقرّه على الكفر، وكان الواجب على الشيخ، لو كان مهتدياً سالكاً محجّة الصواب۔ أن يقول لمريده۔ بل مريده: تُبْ الى الله من هٰذا الكفر، فقد أضلّك الشيطان، فان رسول الله لهٰذه الأمة المحمدية واحد وهو محمد بن عبد الله بن عبد المطلب صلوات الله وسلامه عليه، وأعوذ أن أرضى بما جرى على لسانك من نزغات الشيطان"

(السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِی تَنْبِيهِ جَمَاعَةِ التَّبْلِيغِ عَلٰى أَخْطَائِهِمْ صفحہ ۷۶ مطبوعہ دَارُ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع، المقر الرئيسی والادارة ۹ شارع احمد اسماعيل مفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية، القاهرة جمهورية مصر العربية، الطبعة الاولى ۲۰۰۷ء)

یعنی ''اشرفعلی تھانوی نے صفحہ 21 پر اپنے ایک مرید کے ساتھ پیش آنے والا یہ قصہ بیان کیا ہے کہ ایک مرید نے اسے لکھا: ''میں نے خواب میں خود کو اس حال میں دیکھا کہ کلمہ شہادت کو صحیح طریقہ پر ادا کرنے کی بہت کوشش کرتا ہوں مگر **لا الہ الا اللہ** کے بعد میری زبان پر **اشرف علی رسول اللہ** جاری ہو جاتا ہے۔'' تھانوی نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ''تم مجھ سے غایت درجہ (بہت زیادہ) محبت کرتے ہو یہ اسی محبت کا ثمرہ اور نتیجہ ہے۔'' اور اس مرید نے یہ قصہ خط کے ذریعے اپنے مرشد اشرفعلی تھانوی کو بھیجا تھا، پھر اس مرید نے خواب بیان کرنے کے بعد کہا کہ ''میں بیدار ہوا تو میرے دل میں کلمہ شہادت کی خطا کا خیال آیا، میں نے اس کلمہ کو اپنے دل سے نکالنا چاہا سو اس

مقصد کے لئے بیٹھا پھر دوسری کروٹ پر لیٹ گیا اور اس خطا کے تدارک کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھنے لگا لیکن اس بار جبکہ میں خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں تھا تو **اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی** پڑھنے لگا، میں بے قرار اور مجبور تھا پر مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں تھا۔'' تو شیخ تھانوی نے اس مرید کو یہ جواب دیا کہ ''اس واقعہ میں تمہارے لئے تسلی ہے کہ تم جس شخص کی جانب رجوع کرتے ہو وہ اللہ کی مدد اور توفیق سے متبع سنت ہے۔'' محمد تقی الدین کہتا ہے کہ یہ اس مرید کا کفر ہے جسے مُرید کی بجائے مَرید (سخت سرکش، بہت شریر) کہنا چاہئے اور اس کا یہ شیخ اس سے بڑھ کر شریر ہے کہ اس نے اس کے کفر کو برقرار رکھا حالانکہ شیخ اگر ہدایت یافتہ، سیدھی راہ پہ چلنے والا اور درست بات کے لئے جھگڑنے والا ہوتا تو اس پر لازم تھا کہ اپنے مُرید بلکہ مَرید سے کہتا کہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کفر سے توبہ کر، بے شک تجھے شیطان نے بہکایا ہے کیونکہ اس اُمت محمدیہ کے لیے رسول اللہ ایک ہی ہیں اور وہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب **صلوات اللہ وسلامہ علیہ** ہیں اور جو شیطانی وسوسے تیری زبان پہ جاری ہوئے میں ان پر راضی ہونے سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

مولوی اشرفعلی تھانوی اور اس کے کلمہ گو کا رد، وہابی نجدی عالم **حمود بن عبد اللہ بن حمود التویجری** کے قلم سے

☆ وہابی نجدی عالم **حمود بن عبد اللہ بن حمود التویجری** نے بھی اپنی کتاب **"القَوْلُ البَلیغ فی التَّحذیر من جماعة التَّبْلِیغ"** (مطبوعہ **دار الصمیعی للنشر والتوزیع الریاض۔الطبعة الثانیة ۱۹۹۷ء**) کے صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷ پر مولوی اشرفعلی تھانوی کی اس عبارت کے رَد کے لیے تقی الدین ہلالی وہابی نجدی کا مندرجہ بالا اقتباس اپنی تائید میں نقل کیا

ہے ملاحظہ کریں۔

مولوی اشرفعلی تھانوی اور اس کے کلمہ گو کا رد، مولوی طالب الرحمان غیر مقلد کے قلم سے:

☆ مولوی طالب الرحمان غیر مقلد اپنی کتاب ''دیوبندیت ،تاریخ و عقائد'' میں ''**اشرف علی رسول اللہ**'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں:

''جب ان کا مرید یہ خواب دیکھتا ہے کہ وہ خواب میں کہہ رہا ہے **لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ** اور پھر اُٹھ کر بھی اس کے منہ سے درود پڑھتے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے مولانا اشرف علی نکلتا ہے۔ (رسالہ امداد ص ۳۵) تو بجائے اس کے اشرف علی صاحب اسے ڈانٹتے اور ایمان کی تجدید کرواتے وہ یہ بات کہتے ہیں: اس واقعے میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے''۔

(دیوبندیت تاریخ وعقائد، صفحہ 184 ،مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام، الریاض)

وہابی، دیوبندی عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کا رد مولوی زبیر علی زئی کے قلم سے:

☆ غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی صاحب عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کے دیوبندی قائلین کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ بُری صفات مثلاً امکانِ کذب باری تعالیٰ کا انتساب صریحاً کفر ہے اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے اور وہ تمام بُری صفات سے پاک ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ بری صفات منسوب کرتا ہے وہ کافر ہے۔ **سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا**''

(ماہنامہ الحدیث حضرو صفحہ 28 بابت جنوری 2006 جلد 3 شمارہ 10)

☆ یہی زبیر علی زئی صاحب ماہنامہ ''الحدیث'' حضرو میں امکانِ کذب کے متعلق مزید لکھتے ہیں:

''گنگوہی صاحب امکانِ کذب باری تعالیٰ (یعنی دیوبندیوں کے نزدیک

اللہ جھوٹ بول سکتا ہے) کا عقیدہ رکھتے تھے امکان کا مطلب ہے "ہو سکنا" اور کذب کا معنیٰ "جھوٹ" ہے باری تعالیٰ اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں یہاں خلفِ وعید کا مسئلہ نہیں بلکہ امکانِ کذب کا مسئلہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيۡلًا** اور اللہ سے کس کا قول سچا ہے"۔ (سورہ النساء :آیت 122) ان لوگوں کو اس بات سے شرم نہیں آتی کہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا باطل اور گستاخانہ عقیدہ اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتے ہیں"۔

(ماہنامہ الحدیث حضرو صفحہ 45، بابت ماہ اپریل 2006 شمارہ نمبر 23)

☆ زبیر علی زئی صاحب سرگودھا سے شائع ہونیوالے ماہنامہ "ضربِ حق" میں بھی دیوبندیوں کے عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے بارے میں آلِ دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ امکانِ کذب تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ ہے۔ (دیکھئے تالیفات رشیدیہ صفحہ 98، علمی مقالات جلد 4، صفحہ 427) رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے۔ "پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدر باری تعالیٰ جل وعلی ہے کیوں نہ ہو **وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ** " (تالیفاتِ رشیدیہ صفحہ 99)۔"

(ماہنامہ ضرب حق سرگودھا صفحہ 19، مئی 2012)

☆ اسی مضمون میں زبیر علی زئی صاحب مزید لکھتے ہیں:

"آلِ دیوبند اور اُن کے ہمنواوں کا امکانِ کذب باری تعالیٰ والا عقیدہ 1۔ نہ تو قرآن مجید سے ثابت ہے۔ 2۔ نہ حدیث سے ثابت ہے۔ 3۔ اور نہ اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ 4۔ نہ تو یہ عقیدہ خیر القرون کے آثارِ سلف صالحین سے ثابت ہے اور نہ اجتہادِ ابی حنیفہ سے ثابت ہے"۔

(ماہنامہ ضرب حق، سرگودھا صفحہ 20، مئی 2012)

☆ زبیر علی زئی صاحب کچھ سطروں بعد امکانِ کذب کو قرآن وحدیث کے خلاف قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”یہ عقیدہ امکانِ کذب باری تعالیٰ توہین ہے لہٰذا قرآن وحدیث کے خلاف ہونے کی بنا پر مردود ہے“۔

(ماہنامہ ضرب حق سرگودھا صفحہ 21، مئی 2012)

مولوی عبدالمنان شورش غیر مقلد کی طرف سے وہابی، دیوبندی عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا رد:

☆ غیر مقلد وہابی عبدالمنان شورش نے بھی دیوبندیوں کے عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے:

”رشید گنگوہی نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بھی ممکن ہے فیصلہ آپ پر ہے کہ اللہ کو جھوٹا کہنے والے کو جھوٹا کہیں یا نہ کہیں“۔

(طمانچہ صفحہ 61 محلہ اسلام آباد چوٹی زیریں ڈیرہ غازی خان)

☆ اس کے بعد اگلے صفحے پر بھی سوالیہ انداز میں گنگوہی صاحب کے فتوی امکان کذب کا رَد کرتے ہوئے لکھا ہے:

”کیا مولانا رشید گنگوہی نے یہ فتویٰ نہیں دیا کہ اللہ کا جھوٹ بولنا بھی ممکن ہے؟ (تذکرۃ الرشید ص ۳۲۲ ج ا)“

(طمانچہ صفحہ 62 محلہ اسلام آباد چوٹی زیریں ڈیرہ غازی خان)

قاری حفیظ الرحمان غیر مقلد کی طرف سے وہابی، دیوبندی عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا رد:

☆ قاری حفیظ الرحمان غیر مقلد آف چکی، سرگودھا نے ”تذکرۃ الرشید پر ایک طائرانہ نظر“ کے نام سے لکھے گئے اپنے مضمون کی قسط دوم میں دیوبندی عقیدہ امکانِ کذب کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے:

”**افتراء علی اللہ:** عاشق دیوبندی میرٹھی لکھتے ہیں: جس زمانہ میں مسئلہ امکانِ کذب پر آپ کے مخالفین نے شور مچایا اور تکفیر کا فتوی شائع کیا سائیں

توکل شاہ صاحب انبالوی کی مجلس میں کسی مولوی نے حضرت امامِ ربانی قدس سرہ کا تذکرہ کیا اور کہا وہ امکان کذب باری تعالیٰ کے قائل ہیں یہ سن کر سائیں توکل شاہ صاحب نے گردن جھکا لی"۔ (تذکرۃ الرشید ۲/ ۳۲۲) تبصرہ: محترم قارئین امامِ ربانی دیوبندی کے بقول اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ہے جب سے یہ بات سامنے آئی تو مختلف علماء وعوام نے کفر کے فتوے لگانے کے ساتھ ساتھ ان کا ہر لحاظ سے بھرپور تعاقب کیا پھر کچھ نامور علماء دیوبند تقلیدی مُلّاؤں نے اس کی تاویلیں نکالیں جس میں سے کچھ "براہین قاطعہ" نامی کتاب میں بھی موجود ہے لیکن ہمارا سب سے پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ لفظِ کذب اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ کے لیے استعمال کرنا کیا یہ جائز ہے؟ اور یہ کہاں کا انصاف ہے؟ (آج اگر عوام میں سے کوئی بھی شخص یہ کہے کہ امامِ ابوحنیفہ جھوٹ بولا کرتے تھے تو تقلید پرست ضرور شور مچائیں گے) "اگر تقلیدی مکتب میں اللہ تعالیٰ کا احترام وادب اور محبت الٰہی یہی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی گستاخی و بے ادبی اور نفرت کی تعریف کیا ہوگی؟ حالانکہ اللہ رب العزت تو یہاں تک فرماتے ہیں: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون ہے وہ ذات جو سچی ہو؟" (نساء:۸۷) اور اللہ تعالیٰ کے بارہ میں یہ سوچنا بھی کفر ہے"۔

(ماہنامہ ضربِ حق، سرگودھا۔ صفحہ ۳۵ شمارہ: ۴۴ بابت ماہ دسمبر ۲۰۱۳ء)

مولوی زبیر علی زئی، مولوی عبدالمنان شورش اور قاری حفیظ الرحمان سے ایک استفسار:

☆ مسئلہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل کے متعلق غیر مقلد وہابی مولوی زبیر علی زئی صاحب نے گستاخ اور کافر ہونے کا فتویٰ جاری کیا اور غیر مقلد وہابی مولوی عبدالمنان شورش صاحب نے اس عقیدہ کے قائل کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے اپنی کتاب "یکروزی" میں امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کو ثابت کرنے کے لیے دلیل پیش کرتے ہوئے لکھا ہے:

پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ۔۔۔ والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد

(یکروزی مع ایضاع الحق صفحہ 145 مطبع فاروقی دہلی مطبوعہ 1297 ہجری۔ ایضاً صفحہ 17، فاروقی کتب خانہ، ملتان)

یعنی ”پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ بولنا محال بالذات ہو۔۔۔ ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زیادہ ہو جائے“۔

☆ اسی صفحہ پر امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی مزید لکھتے ہیں:

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند و ادرا جل شانہ بان مدح می کنند بخلاف اخرس و جماد۔۔۔ صفت کمال ہمیں است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب می دارد۔

(یکروزی مع ایضاع الحق صفحہ 145 مطبع فاروقی، دہلی مطبوعہ 1297 ہجری۔ ایضاً، صفحہ 17۔18 مطبوعہ فاروقی کتب خانہ، ملتان)

یعنی ”جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے شمار کیا جاتا ہے بخلاف اس آدمی کے جو گونگا ہو۔۔۔ صفتِ کمال یہ ہے کہ اسے جھوٹ بولنے کی قدرت ہو اور وہ کسی مصلحت کے تحت (جھوٹ) نہ بولے“۔

ان اقتباسات سے ثابت ہوا کہ اسماعیل دہلوی صاحب کے نزدیک بندہ جھوٹ بولتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی جھوٹ بولنے کی طاقت رکھتا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو بندہ کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ جائے اور جو جھوٹ نہ بول سکے جیسے گونگا تو اس کی مدح نہیں کی جاتی بخلاف اس کے کہ جسے جھوٹ بولنے کی طاقت ہو لیکن وہ نہ بولے۔ **(نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات)**

☆ غیر مقلد وہابی مولوی عبداللہ روپڑی صاحب امکانِ کذب کے متعلق دیوبندی نظریہ کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں:

”لازم آتا ہے کہ جھوٹی کلام کرنا بھی اللہ کے لئے عیب نہ ہو چہ جائیکہ اس پر قدرت عیب کی ہو غرض اس قسم کے وجوہ بہت ہیں جو دیوبندیہ کے نظریہ کو

ترجیح دیتے ہیں''۔

(توحید الرحمن صفحہ 138 محدث روپڑی اکیڈمی، جامعہ اہل حدیث، دالگراں چوک، لاہور)

اس اقتباس میں مولوی عبداللہ روپڑی صاحب دیوبندیہ کے عقیدہ امکانِ کذب کو درست قرار دیتے ہیں۔لہٰذا مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد، مولوی عبدالمنان شورش غیر مقلد اور قاری حفیظ الرحمان غیر مقلد سے گذارش ہے کہ جس طرح عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل دیوبندی علما کو گستاخ کافر اور جھوٹا قرار دیا ہے بالکل اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی اور مولوی عبداللہ روپڑی کو بھی عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر، گستاخ، اور جھوٹا قرار دیا جائے۔انکار کی صورت میں معقول وجہ بیان کرنا ضروری ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی کتاب ''براہین قاطعہ'' کی گستاخانہ عبارت کا رد:

''براہینِ قاطعہ'' کی عبارت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بڑی توہین ہے:مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد کا مؤقف

☆ غیر مقلدین کے ''محدثِ دوراں'' اور ''بیہقی زمان'' زبیر علی زئی صاحب دیوبندی کتاب ''براہین قاطعہ'' میں درج گستاخانہ عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بعض آل دیوبند نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت کا انکار کیا اور دوسری طرف کہا ''شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (دیکھیے براہین قاطعہ بجواب انوارِ ساطعہ ص 55)''

اس کے کچھ سطر بعد زئی صاحب اس عبارت کو گستاخانہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مذکورہ عبارت باطل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا شیطان کے باطل علم سے مقارنہ کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بڑی توہین ہے۔''

(ماہنامہ الحدیث، حضرو صفحہ 17 فروری 2013 شمارہ نمبر 102)

مندرجہ بالا اقتباس سے کم از کم ہمارا موقف ثابت ہو گیا کہ ''براہین قاطعہ'' کی اس عبارت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکی بہت بڑی توہین ہے۔ لہٰذا یہ عبارت بھی زبیر علی زئی صاحب کے فتویٰ کی رو سے شدید گستاخانہ ہونے کی بنا پر کفریہ قرار پائی۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے اللہ تعالیٰ سے متعلق جھوٹے دعویٰ کا رد:

☆ غیر مقلد مولوی عبدالمنان شورش صاحب، گنگوہی صاحب کا بھی رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مولانا گنگوہی نے تو حد ہی کر دی کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ تیری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا''۔ (ارواح ثلاثہ، صفحہ 276، حکایت نمبر 308) یہ دعویٰ نبوت نہیں تو اور کیا ہے۔ اور یہ وعدہ تو اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اب وہی دعویٰ علماء دیوبند کر رہے ہیں''۔

(طمانچہ، صفحہ 58، 59۔ ناشر عبدالمنان شورش محلہ اسلام آباد، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان)

شورش صاحب اِک نظر اِدھر بھی:

☆ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کے پیر و مُرشد سید احمد رائے بریلوی صاحب اپنی ہمشیرہ کے سامنے ایک دعویٰ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''اے میری بہن میں نے تم کو خدا کے سپرد کیا اور یہ یاد رکھنا کہ جب تک ہند کا شرک اور ایران کا رفض اور چین کا کُفر اور افغانستان کا نفاق میرے ہاتھ سے محو ہو کر ہر مُردہ سنت زندہ نہ ہو لے گی اللہ ربُّ العزت مجھ کو نہیں اٹھائے گا اگر قبل از ظہور ان واقعات کے کوئی شخص میری موت کی خبر تم کو دے اور تصدیقِ خبر پر حلف بھی کرے کہ سید احمد میرے رُوبرُو مر گیا یا مارا گیا تو تُم اس کے قول پر ہر گز اعتبار نہ کرنا، کیونکہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ واثق کیا ہے کہ ان چیزوں کو میرے ہاتھ پر پُورا کر کے مجھ کو مارے گا''۔

(تواریخ عجیبہ موسوم بہ سوانح احمدی، صفحہ 92، مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی، 1309ھ، ایضاً صفحہ 172، مطبوعہ نفیس

اکیڈمی کراچی 1968ء)

☆ اس کے علاوہ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی کتاب "صراط مستقیم" میں اپنے پیرومرشد سید احمد رائے بریلوی کے بارے میں لکھا ہے:

تا اینکه روزی حضرت جل وعلا دست راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفته وچیزیرا از اُمور قدسیه که بس رفیع وبدیع بود پیش روی حضرت ایشاں کرده فرمود که ترا ایں چنیں داده ام وچیزہائے دیگر خواہم داد

(صراطِ مستقیم، فارسی، صفحہ ۱۶۴ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ، شیش محل روڈ، لاہور)

(ترجمہ) "ایک دن حضرت حق جل وعلیٰ نے آپ کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دستِ قدرت میں پکڑ لیا اور کوئی چیز امورِ قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی آپ کے سامنے کرکے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عنایت کی ہے اور، اور چیزیں بھی عطا کریں گے"۔

(صراطِ مستقیم، صفحہ 221، مترجم مطبوعہ ادارہ نشریاتِ اسلام، اُردو بازار، لاہور)

اس کے کچھ سطر بعد دہلوی صاحب اپنے پیر کے متعلق مزید بیان کرتے ہیں:

ازآں طرف حکم شد که ہر که بردست تو بیعت خواہد کرد گو لکوکہا باشند ہریک راکفایت خواہم کرد

(صراطِ مستقیم، فارسی، صفحہ ۱۶۵ مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ، شیش محل روڈ، لاہور)

(ترجمہ) "اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، اگرچہ وہ لکھوکھا ہی کیوں نہ ہو ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے"۔

(صراطِ مستقیم، صفحہ 222، مترجم مطبوعہ ادارہ نشریاتِ اسلام، اُردو بازار، لاہور)

شورش صاحب! آپ نے امام الوہابیہ کے پیر ومرشد کے بلند بانگ دعوے ملاحظہ کیے۔ بتایئے یہ بھی دعویٰ نبوت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو گنگوہی صاحب کے دعویٰ (جو آپ کے بقول دعویٰ نبوت پر مشتمل ہے) اور سید احمد رائے بریلوی صاحب کے دعووں میں فرق

واضح کیجئے۔

☆ یہ یاد رہے کہ سید احمد صاحب کے یہ دعوے پورے نہیں ہوئے۔ اس حقیقت کا اقرار مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی کے والد مولوی عبدالحی حسنی دیوبندی نے ان الفاظ میں کیا ہے:

”اس کے بعد کچھ حضرت سیّد صاحب کے غیوبۃ وظہور کا ذکر ہوا، ان سب لوگوں نے اس بے بضاعت سے پوچھا، میں نے کہا کہ اس میں تو شک نہیں کہ سیّد صاحب نے اِس قسم کی پیشین گوئیاں فرمائی تھیں، لیکن وقوع میں اب تک اشتباہ ہے“

(دہلی اور اس کے اطراف صفحہ ۷۸ مطبوعہ مجلس نشریاتِ اسلام، ناظم آباد نمبر ۱، کراچی۔ طبع ۱۹۹۸ء)

مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی نے بھی اس اقتباس کو اپنی کتاب ”سیرت سید احمد شہید“ حصہ دوم کے صفحہ ۴۴۶ (مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، پاکستان چوک، کراچی) پر نقل کیا ہے۔

غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی کی طرف سے قاری طیب کا رد:

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے اپنی کتاب ”بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم“ میں ”ختمِ نبوت پر ڈاکہ“ کا عنوان قائم کر کے قاری طیب دیوبندی صاحب کی عبارت کا رَد کرتے ہوئے لکھا ہے:

”قاری محمد طیب دیوبندی نے لکھا ہے کہ تو یہاں ختم نبوت کا یہ معنی سن لینا کہ دروازہ بند ہو گیا، یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔ نبوت مکمل ہو گئی وہی کام دے گی۔ قیامت تک نہ یہ کہ منقطع ہو گئی اور دنیا میں اندھیرا پھیل گیا (خطباتِ حکیم الاسلام، جلد 1، صفحہ 39) حالانکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ **ان الرسالة والنبوة قد انقطعت** بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی۔ (سنن الترمذی 2272، وقال: صحیح غریب) رہا یہ کہنا کہ اندھیرا پھیل گیا تو یہ طیب صاحب کی گپ ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق

نہیں۔ بلکہ دین اسلام کے ساتھ چاروں طرف روشنی ہی روشنی پھیل گئی ہے اور اب نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی **والحمد للہ**"۔

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، صفحہ 26، مطبوعہ مکتبہ الحدیث حضرو اٹک)

غیر مقلد ڈاکٹر طالب الرحمن کی طرف سے قاری طیب کا دیو بندی رد:

☆ غیر مقلد مناظر ڈاکٹر طالب الرحمن صاحب بھی قاری طیب دیو بندی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قاری طیب صاحب کا یہ بیان بھی ختم نبوت کی طرف پیش قدمی ہے لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے۔ کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آ گیا نبی ہو گیا"۔ (آفتاب نبوت، صفحہ 19)

(دیو بندیت تاریخ و عقائد، صفحہ 175 مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام، الریاض)

اکابرِ دیو بند کی گستاخانہ عبارات کے ضمن میں مولوی زبیر علی زئی اور مولوی طالب الرحمان غیر مقلد کی طرف سے قاری طیب دیو بندی سابق مہتمم دار العلوم دیو بند کا رد پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کل تک علمائے دیو بند کے ساتھ ہم عقیدہ کہلوانے والے غیر مقلد فرقہ کے علما نے مولوی قاسم نانوتوی دیو بندی کے بعد ان کے پوتے قاری طیب دیو بندی کو بھی نہ چھوڑا اور ختم نبوت کے معروف معنیٰ کا مخالف قرار دے دیا ہے، جو یقیناً دیو بندیوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔

دیو بندیوں کے پیچھے نماز باطل ہے: مولوی زبیر علی زئی و دیگر اکابر غیر مقلد علما کا مؤقف

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد اپنی کتاب "بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم" میں لکھتے ہیں:

"دیو بندی حضرات اہلِ بدعت ہیں اور جہمیہ کی طرح ان کی بدعت شدید اور خطرناک ہے لہٰذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اہل حدیث، سلفی علماء کی یہی تحقیق ہے۔ ہمارے شیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ نے اس مسئلے پر ایک رسالہ "امام صحیح

العقیدہ ہونا چاہیے'' لکھا ہے۔ پروفیسر عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ اور شیخنا ابوالرجال اللہ دتہ السوھدروی الوزیر آبادی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل تھے کہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی کا بھی یہی مؤقف ہے''

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم صفحہ ۳۱ مطبوعہ مکتبۃ الحدیث، حضرو، اٹک۔ طبع اول جولائی ۲۰۰۴ء)

☆ مولوی طیب الرحمان زیدی غیر مقلد کی کتاب ''نماز میں امام کون؟'' کے مقدمہ میں مولوی زبیر علی زئی علمائے دیوبند کے بارے میں لکھتے ہیں:

''عرض ہے کہ شاذ مثالوں کو نکال کر تقریباً تمام دیوبندی علماء وطلباء اپنے اکابر (مثلاً امداد اللہ، گنگوہی، نانوتوی اور تھانوی وغیرہم) کا شدید دفاع کرتے ہیں اور انہی کے عقائد پر ہیں راقم الحروف نے وادی ناران میں ایک دیوبندی پیش امام کو جب اس کے اکابر کے کفریہ حوالے بتائے تو اُس نے کہا: اگر میرے اکابر نے یہ سب کچھ لکھا ہے تو میرا بھی یہی عقیدہ ہے اور میں انہی کے مذہب پر ہوں۔'' (نماز میں امام کون؟ صفحہ ۵۱)

''البریلویت'' میں علمائے دیوبند کی وکالت کرنے والے مولوی احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد نے علمائے دیوبند کو قابلِ امامت نہ سمجھا:

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے اپنے ماہنامہ ''الحدیث'' میں احسان الٰہی ظہیر صاحب کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے:

''عمر فاروق قدوسی بن مولانا عبدالخالق قدوسی رحمۃ اللہ نے مجھے بتایا ہے۔ انہوں نے کہا علامہ صاحب نے دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھی بلکہ علیحدہ پڑھی اور یہ واقعہ ان کی شہادت سے تین دن پہلے کا ہے''۔

(ماہنامہ الحدیث، حضرو، اٹک شمارہ نمبر 79 دسمبر 2011، صفحہ 38)

اگر یہ بات حقیقت ہے تو اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد صاحب کو بھی بالآخر علمائے دیوبند کی وکالت سے ہاتھ کھینچ کر اپنی کتاب ''البریلویت'' کی

عملاً تغلیط کرنی پڑی۔

مولوی طالب الرحمان غیر مقلد کے نزدیک دیوبندیوں کے پیچھے نماز باطل ہے:

☆ مولوی طیب الرحمان زیدی غیر مقلد کی کتاب کے مقدمہ میں مولوی ڈاکٹر طالب الرحمان زیدی غیر مقلد نے علماء دیوبند کے بارے میں لکھا ہی:

''علمائے دیوبند کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں ان علماء اہلحدیث کا فتویٰ (جنہوں نے ان کے عقائد کی تحقیق کی ہے) یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی''۔ (نماز میں امام کون؟ صفحہ ۷۱)

غیر مقلد وہابی علماء سے ایک اہم استفسار:

گستاخِ رسول کے متعلق شریعتِ مطہرہ میں کیا حکم ہے؟ جو حکم بیان کریں اُس کی روشنی میں اُن غیر مقلد وہابی علماء (جنہوں نے اکابرِ دیوبند کی گستاخانہ عبارات کا رڈ کیا ہے) سے سوال ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد سمیت آپ کے وہ تمام اکابر جو علمائے دیوبند کی گستاخانہ کفریہ عبارات پر اطلاع کے باوجود بھی اُن کے حامی رہے یا اب بھی حامی ہیں اُن کے متعلق کیا حکمِ شرعی ہے؟ مدلل بیان کیجئے۔

تمت بالخیر